بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9-15)

ہم نے اتارا قرآن کو اور ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں

اس آیت کریمہ میں جمع کے صیغہ پانچ عدد ہیں یعنی ہم نے جب قرآن کو ملائکہ کے جلووں میں اتارا ہے تو میں اللہ اور سب قرآن والے مل کر اس قرآن کی حفاظت کریں گے مطلب کہ حفاظت کی ذمہ داری اللہ سمیت سب کی ہے

قرآن پر حملہ

آؤ! قرآن کو بچائیں

عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی نوشہرو فیروز

موبائل نمبر (0304-3532023)

اللّٰهُ نَزَّلَ أَحۡسَنَ الۡحَدِيثِ كِتَابًا (39-23)

اللہ نے اتارا قرآن کو حسین ترین حدیثوں کی کتاب بنا کر

إِنَّهُ لَقَوۡلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (69-40)

یہ کتاب قرآن، قول رسول ہے۔

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡأَقَاوِيلِ ۔ لَأَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِينِ ۔

ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِينَ (69-44-45-46)

اگر (یہ رسول) گھڑ لیتا ہمارے معاملہ میں کوئی سا ایک بھی قول (حدیث) تو پھر ہم پکڑتے اسے طاقت سے پھر اسکی رگ حیات کاٹ دیتے۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعۡدَ اللّٰهِ وَآيَاتِهِ يُؤۡمِنُونَ (45-6)

پھر اللہ کی آیات والی احادیث کے بعد اور کس پر ایمان لائیں گے۔

قیمت ایک سو روپیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دین خالص صرف قرآن میں ہے، قرآن کی طرف کب آؤ گے؟

پیدائش انسان کے شروع کا محل ومقام نہایت باغات بھرا جنت نظیر زرخیز
تھا جس میں رہائش کیلئے نوع آدم کے جملہ مردوں اور جوڑیدار عورتوں کو اللہ نے حکم
دیا کہ یَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ (35-2) اس آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین کے
نباتات و باغات جملہ انسانوں کے کھانے کیلئے ہیں جدھر سے بھی جس جگہ سے بھی
چاہیں ان میں سے کھائیں اور اس مشاجرت میں ڈالنے والی چیز کی طرف قریب سے بھی
نہ گذریں اگر قریب ہوئے اور مشاجرت میں پڑے تو تم لوگ ظالموں میں سے
ہو جاؤ گے۔ (خلاصہ ختم) اس آیت کریمہ کے ایک جملہ حیث شئتما اور دوسرے
جملہ ولا تقربا هٰذه الشجرة کی طرف میں قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے
تو جملہ حیث شئتما کے معنی سے اللہ کی ساری زمین اور اسکے وسائل رزق سب انسانوں
مردوں اور عورتوں کی مشترکہ ملکیت ثابت ہوتے ہیں۔ پھر آگے اس میں جو فرمایا گیا
ہے کہ لا تقربا هٰذه الشجرة اس جملہ کے لفظ شجرہ کی معنی کا تعین بھی اللہ پاک نے خود اسی
آیت کے پہلے والے جملہ کے اندر حیث شئتما کے الفاظ میں کر دیا ہے وہ اس طرح کہ
هٰذا کے اسم اشارہ کے متعلق علم النحو کا قانون ہے کہ لفظ هٰذا کے ساتھ جسکی طرف
بھی اشارہ کیا جاتا ہے اسکیلئے ضروری ہے کہ وہ سامنے نظر میں موجود بھی ہو تو جملہ
مفسرین اور مترجمین قرآن نے جملہ لا تقربا هٰذه الشجرة کی جو جو بھی معنائیں اور
مصداق پیش کی ہیں وہ سارے غیر موجود اور غائب ہیں اسلئے ان جملہ مفسرین کی هٰذه
الشجرہ کے مصداق اور معنی و مفہوم میں بتائی ہوئی ساری توجیہیں غلط ہوئیں سواء ایک
معنی و مصداق و مفہوم کے جو یہ ہے کہ هٰذه الشجرہ کی معنی اور مصداق جملہ حیث شئتما
میں سمائی ہوئی ذاتی ملکیت کی نفی مراد ہے میں اگر اپنی اس بات کو قارئین کی خاطر

کھولوں تو اسکے لئے گذارش یہ ہے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جنت نما ارض سے
جدھر جدھر سے بھی چاہو رج کر کھاؤ تو جدھر کدھر سے کھانے کی پرمنٹ یہ ثابت کر
رہی ہے کہ اللہ کی ساری دھرتی انسانوں کیلئے مائدۃ من السماء ہے یعنی یہ زمین سب کا
مشترکہ دستر خوان ہے آگے پھر اس پرمنٹ پر عمل کرنے کے قوائد سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ
(10-41) یا و ان لیس للانسان لا ماسعی (39-53) وغیرہ سے علم وحی نے جملہ
مطلوبہ جزئیات پر تفصیل سے رہنمائی کی ہے سو شروع کے انسانوں نے اللہ کے حکم
لا تقربا هٰذه الشجرہ یعنی مشاجرت میں ڈالنے والی ذاتی ملکیت کے تیری میری کے
ٹھپوں والی گمراہی کو اختیار کیا اتنی حد تک جو اللہ نے جملہ انسانوں کے بنیادی حقوق کا
وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ (119-20) یعنی تیرا حق صرف اتنا ہے کہ تو بھوکا نہ
رہے ننگا نہ رہے پیاسا نہ رہے بغیر چھت کے نہ رہے لیکن شیطانی وساوس نے اسے
بہکا دیا کہ یہ قانون اللہ نے میری دائمی ٹھاٹھ اور حاکمیت کے خلاف دیا ہے اسلئے اسنے
اسکی نافرمانی کرتے ہوئے زمین کے وسائل رزق میں ذاتی ملکیت کے ٹھپے لگائے اور
محنت کشوں کی محنت کا استحصال کیا اور لوٹ کھسوٹ شروع کی وہ بھی اس حد تک جو
انکے جسم کے لباس تک کی ان کو اپنی کمائی سے توفیق نہیں حاصل ہو سکتی تھی جو وہ اپنی
عریانی گھاس کے پتوں سے ڈھانپنے پر مجبور ہو گئے تھے اس پر اللہ نے اس وقت جملہ
موجود انسانوں کیلئے یہ مارک دیا کہ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ (121-20) یعنی انسان
اللہ کا نافرمان ہے اور بہکا ہوا ہے، اسکے بعد اس دور کے جملہ انسانوں کو حکم دیا کہ قُلْنَا
اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا (38-2) تم سارے لوگ میری دی ہوئی عزت و تعظیم کے
حقدار نہیں رہے لٹیرے تو اسلئے کہ وہ لٹیرے ہیں اور لوٹے ہوئے اسلئے کہ انہوں نے
اپنے لٹ جانے پر مزاحمت نہیں کی یعنی انکو ملے ہوئے مساواتی مرتبہ (35-2) کا بھی
انہوں نے تحفظ نہیں کیا اسلئے تمہیں دی ہوئی تعظیم سے تمہیں ڈی گریڈ کیا جاتا ہے اور
آئندہ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
(38-2) یعنی مستقبل میں آپ کی ہدایت کیلئے اللہ کی جانب سے آپ کی ماضی کی سی

ضلالۃ سے بچنے کیلئے رب پاک سلسلہ انبیاء کے ذریعے بندوبست کرتا ہے پھر یہ سلسلہ جو جناب نوح علیہ السلام سے لیکر جناب خاتم الانبیاء محمد علیہ السلام تک جاری رکھا گیا اس بارے میں قرآن حکیم بتاتا ہے کہ جب جب بھی ہمارا کوئی رسول اور نبی اسے ملا ہوا علم وحی اپنی امت والوں کو بڑی چاہت کے مطابق دے کر جاتا تھا تو اسکے بعد بشیطان قسم کی پیشوائیت اسکے پہنچائے ہوئے علم وحی میں اپنی خرافات ملادیتے تھے پھر اللہ کسی اور نبی کو بھیج کر اس ملاوٹی خرافات کو مٹادیتا تھا جسکے ساتھ علم وحی کی شکل میں ملا ہوا آئین حیات پہلے کی طرح محکم ہو جایا کرتا تھا(52-22) پھر جب یہ سلسلہ جناب عیسی علیہ السلام تک چلا اور انسان کے روپ کے شیاطین اپنی تحریفی اور تخریبی عادات سے باز نہ آئے تو اللہ نے بھی فیصلہ فرمایا کہ جناب نوح علیہ السلام سے لیکر اب تک کی تحریروں سے جو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ میرے بھیجے ہوئے علم وحی کی روشنی میں انبیاء علیھم السلام نے اپنے دور کے فرعونوں ہامانوں اور قارونوں کو ڈبو کر زمین دوز کر دیا ہے یعنی میرا رسالت کا پیکیج انقلاب واصلاح کا کامیاب فارمولا ہے تو جناب محمد علیہ السلام کو نبی بھیجتے وقت یہ فیصلہ فرمایا کہ اب میں اس نبی کو خاتم الانبیاء بناؤں اور اسے دئے ہوئے پیکیج رسالت کے کتاب قرآن کی تاقیامت حفاظت کروں جو کتاب لوگوں کیلئے میری طرف سے حجت بنجائے اور دنیا کے لوگ اس کتاب کی رہنمائی میں اپنے اپنے دور کی جاگیرداریت سرمایہ داریت اور انکی ۔لے پالک پالتو مذہبی پیشوائیت سے ٹکر کھا کر لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی(15-20) کے فیصلہ اور قانون سے ہر محنت کش کے محنت کا پورا معاوضہ اسے دلاتے رہیں اور لوٹ کھسوٹ سے معاشروں کو پاک وصاف رکھیں۔ سو جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے ہاتھوں یہ انقلاب جو شروع ہوا وہ انکے دور سے لیکر 133 ھجری تک قریش کی خلافت کے خاتمہ تک کامیابی سے چلا پھر انکے خلاف جو آل رسول کے نام سے تحریک چلائی گئی انکی کامیابی سے لیکر یعنی خلافت عباسیہ سے لیکر قرآن کو تخت حاکمیت سے معزول کر کے ضد قرآن میں بنائے ہوئے علم حدیث اور اس سے بنائی ہوئی علم امامی فقہوں کو اقتدار دیا گیا۔ لیکن پھر آگے ہوا کیا جو

اس علم میں أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ (52-22) کے روٹ سے آئے ہوئے جو علوم تھے قرآن کے مقابلہ میں دنیا بھر کے سامراج کی حمایت انکو حاصل رہی ہے اور جو جنگیں قریش حکمرانوں کے زوال کے بعد فاتح بنو عباس کے خلفاء کے ساتھ صلیبیوں کی ہوئی ہیں وہ بجاء اسلام اور قرآن کے مسلم لوگوں سے تھیں، میں نے جو گذارش کی کہ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے لائے ہوئے قرآن کے مقابل شیطانی القائات کا علم حدیث رد قرآن کی خاطر دور بنو عباس سے شورع ہوا تھا جو آج تک اس کی آبیاری اور سرپرستی بظاہر سعودی خاندان کے اور بباطن برطانیہ امریکا اور اسرائیل کے تاہنوز جاری ہے۔ اہل مطالعہ لوگ جانتے ہوں گے کہ باطنی تحریکوں کی نانی فری میسن کے دانشور لوگوں نے عیسائیت میں گھس کر عیسی کے آسمان پر زندہ ہونے کا نظریہ ایجاد کیا جو ان میں پہلے نہیں تھا پھر ان یہودی دانشوروں نے مجوسیوں اور عیسائیوں کو بیساکھی بنا کر السلام میں داخل ہو کر قرآن پر چلنے والے دین خالص (3-39) میں اپنے اتحاد ثلاثہ کے موروثی تحریف کردہ مذاہب کو اسلامائیز کیا جو اب شیعہ سنی فرقے اپنی ساری برانچوں سمیت احادیث رسول کے ٹھپوں سے اسلام کے نام پر بائیبل اور زنداویستا کو دینی عربی مدارس میں مسلم امت کی اولاد کو پڑھا رہے ہیں۔ جس سے اسلام کا جو دائرہ آفاقی تھا وہ اپنے مراکز مکہ و مدینہ کے اندر بھی فرقوں میں بٹا ہوا ہے کیا تو الطاف جاوید اور اسکے استاد عبید اللہ سندھی اپنی کتابوں غیر سامی انبیاء اور سندھی تفسیر میں لکھ گئے ہیں کہ کرشن، گوتم بدھ، کنفیوشش اور زردشت آل نوح سے انبیاء تھے مطلب کہ جناب محمد علیہ السلام کو نبوت کے لحاظ سے اللہ نے ابراہیم اور نوح علیھما السلام مطلب جملہ ابنیاء کے سلسلہ کا خاتم بنا کر اسے جو کتاب قرآن ھدالناس (185-2) دی تو اس کتاب کی عالمگیریت سے خوف زدہ ہو کر اسکی سیاسی رہنمائی پر قدرے خود چلے اور مسلم امت کی عالمگیریت چھین کر انہیں اپنے بائیبل اور زنداویستا کا علم، علم حدیث کے نام پر تھما دیا۔

مجھے اپنی ان تمہیدی دعاوی کے ثبوت میں کچھ حقائق پیش کرنے ہیں جن سے امید ہے کہ قارئین کو یقین واثق ہو جائے گا کہ تفسیر قرآن کے نام سے جو علم حدیث جناب

خاتم الانبیاء محمد علیہ السلام کے اسم گرامی سے منسوب گھڑا گیا ہے وہ ان اتحاد ثلاثہ یہود
مجوس اور نصرانیوں کی کارستانیوں کا مرقع ہے۔ وہ حقائق یہ ہیں کہ اللہ نے جناب رسول
علیہ السلام کی معرفت مومنین کو وصیت کی حکم دیا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ
وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ
يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (11-49) (خلاصہ آیت) یعنی اے دنیا والوں کو امن
دینے کے ذمہ دار لوگو! کوئی کسی دوسری قوم کی مذاق نہ اڑائے اسلئے کہ ممکن ہے کہ وہ
ان سے بہتر ہوں اور عورتیں بھی دوسری عورتوں کی مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ وہ
بھی ان سے بہتر ہوں اور آپ لوگ ایک دوسرے کی عیب جوئی بھی نہ کریں اور ایک
دوسرے پر عیبوں بھرے القاب بھی نہ دھریں (اس تناظر میں) ایمان لانے کے بعد
برے اور فسق فجور والے مفاہیم کے نام بھی نہ رکھیں ایمان لانے کے بعد (اگر بری
معنی والے نام ایمان لانے سے پہلے کے رکھے ہوئے ہیں تو) جو ان سے نہیں لوٹے گا
(پہلے کے برے ناموں سے) تو ایسے لوگ ظالم ہی ہوں گے (خلاصہ ختم) جناب
قارئین! یہ کتاب قرآن قیامت تک کے آنیوالے حادثات زمانہ کیلئے بھی رہنمائی
کرنے والی ہے اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ آیت (11-49) اس لئے نازل
فرمائی کہ وہ جانتا تھا کہ جب میں نے اپنے عالی مرتبت رسول اور خاتم الانبیاء عالیہ السلام
کو حکم دیا ہوا ہے اور پابند بنایا ہوا ہے کہ وہ اپنی طرف سے لوگوں کے مسائل حیات کی
خاطر اپنی طرف سے قوانین زندگی کی خاطر اپنا کوئی بھی قول یعنی اپنی کوئی بھی ایک
حدیث جاری نہ کریں اگر کوئی بھی قول جاری کیا تو تیری رگ حیات کاٹ دیں گے (48
تا 44-69) (20-114) اور اگر لوگ آپ کے پاس مسائل حیات پوچھنے کی خاطر
آئیں اور آپکو ملے ہوئے ذخیرہ علم وحی کے اندر اتنے تک ہم نے آپ کو انکے سوالوں
کے جواب کا علم نہ دیا ہو تو ایسا نہ ہو جو آپ ان کو اپنی طرف سے خود ہی کوئی سا جواب
دے ڈالیں بغیر کتاب وحی کے سوا ایسی صورت حال میں عجلت کر کے قرآن کے جواب

ملنے سے پہلے ہی جواب نہ دیں بلکہ مجھ اللہ سے درخواست کریں کہ رب زدنی علما یعنی
اے اللہ بڑھا میرے علم کو (20-114)۔
محترم قارئین! اللہ عزوجل کی جانب سے جناب رسول پر قرآن کے ہوتے ہوئے اپنی
طرف سے علم حدیث جاری کرنے کی اتی ساری بندشوں کے بعد بھی دشمنان قرآن
اور اسلام امامی کھیپ نے جناب رسول علیہ السلام کے اسم گرامی سے منسوب کر کے
لاکھوں حدیثیں جاری کیں اور تو مرا حاجی بگو من ترا قاضی بگویم کی طرح ان حدیث
ساز اور فقہ ساز اماموں نے ایک دوسرے کی ورع وتقوی کے کئی قصے بھی گھڑے کہ
فلان امام چالیس سال کی راتوں میں عشا کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے اور
رات کے ان نوافل میں ختم قرآن مجید پورا کرتے تھے اور دن کو روزے رکھتے تھے
وغیرہ وغیرہ قسم کے ایسے سارے قصے اسلئے بنائے کہ کوئی شخص انکے اماموں کی قرآن
سے نفرت اور دشمنی کو نہ بھانپ سکے۔ میں اماموں پر اپنے ان الزامات کا ثبوت بھی دیتا
چلوں کہ یہ لوگ جو مشہور کئے ہوئے ہیں کہ علم حدیث قرآن کی تفسیر کرتا ہے اور
بغیر احادیث کے قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا تو اس دعوی پر ہمارا سوال ہے کہ لاکھوں
کی تعداد میں جو احادیث ہیں اتنے بڑے ذخیرہ میں سے کوئی سی بھی ایک حدیث ایسی
دکھائی جائے جس میں جناب رسول علیہ السلام نے پہلے قرآن حکیم کی کچھ آیات
تلاوت فرمائی ہوں پھر ان آیات کی تفصیل وتفسیر اپنے الفاظ مبارکہ کے ساتھ بیان
فرمائی ہو!!! کسی بھی شیخ الحدیث وحافظ الحدیث کو تلاوت فرما کر اس چیلنج کے بعد جناب
قارئین ہم ان حدیث سازوں کے سارے ذخیرہ روایات کو قرآن کی آیات کریمہ
(48 تا 44-69) (20-114) یعنی سورت الحاقہ اور سورت طٰہ کی ان آیات سے
جھوٹوں کا پلندہ قرار دینے کے بعد سواء قرآنی دلائل کے خود انکے حدیثوں سے انکے
وضاعین امام لوگوں کو دشمن رسول گستاخ رسول واصحاب رسول اور جناب خاتم الانبیاء
علیہ السلام کے اجلہ اصحاب کرام پر تبرا کرنے والے ثابت کر کے دکھاتے ہیں پھر
فیصلہ خود آپ کریں۔

ملاحظہ فرمائیں، جناب قارئین! قرآن حکیم میں جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے جملہ ساتھیوں کیلئے جملہ والذین معہ کے سواء کسی ایک بھی صحابی کا نام نہیں بتایا گیا، اور جو آیت کریمہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا (37-33) میں جو زید کا نام لیا گیا ہے یہ تمثیلی نام ہے یہ انداز تدریسی دنیا میں تعلیم تعلم کے درمیان مختصر اور ہلکے نام زید، عمرو بکر بطور فرض کے تمثیل کی خاطر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو کہ ایسے نام حقیقی نام نہیں ہوتے سو قرآن نے مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ (23-61) کی اتباع میں زید کا نام بطور تمثیل کے استعمال فرمایا ہے خلاصہ میری گذارش کا کچھ اصحاب رسول کے نام جو صرف علم حدیث کے بتائے ہوئے ہیں وہ معنی کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں پھر آپ غور فرمائیں کہ یہ ان ناموں کی معنائیں آیت کریمہ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (11-49) کے زمرہ میں آتے ہیں یا نہیں اگر آتے ہیں اور ان کے نام حقیقی اور سچے ہیں تو ان گالیوں اور تبرائی ناموں کو جناب رسول علیہ السلام نے بحکم قرآن (11-49) تبدیل کیوں نہیں فرمایا سو جب ان حدیثوں سے ملے ہوئے فسقیہ نام مٹائے نہیں گئے تو ثابت ہوا کہ جناب رسول کے زمانہ مبارکہ کے یہ نام نہیں ہیں اور جھوٹے علم حدیث کی یہ تبرا کی خاطر وضعی خرافات ہے۔ جو کچھ نام اور معنائیں یہ ہیں کہ ابوبکر کی معنی کنواری لڑکی کا باپ عثمان کی معنی سنپولا، سانپ کا بچہ معاویہ کی معنی بھونکنے والا عباس کی معنی گندے چہرے والا دحیہ کلبی کی معنی سویا ہوا کتا، اور ابوہریرہ کی معنی چھوٹی بلی کا باپ خدیجہ کی معنی حاملہ اونٹنی کی کچی حالت میں گری ہوئی مادہ بچی، عائشہ کی ایک معنی عیاشی کرنیوالی، فاطمہ کی معنی شیعوں کے حدیث کی کتاب اصول الکافی مرتبہ امام یعقوب کلینی میں لکھی ہوئی ہے کاٹنے والی، پھر امام کلینی نے اسکی معنوی مصداقیں دو عدد لکھی ہیں ایک یہ کہ بچوں کو دودھ پلانے والی پھر اسکے ذیل میں لکھا ہے کہ حسین کے پیدا ہوتے وقت ماں کے چھاتی میں دودھ نہیں تھا وہ نانا کا انگوٹھا چوس کر بڑے ہوئے اور دوسری معنی لکھی ہے کہ علم کو کاٹنے والی سو اس معنی کا مصداق ممکن ہے کہ مصحف فاطمہ کو کہا جاتا ہو جو گیارہ اماموں سے ہوتا ہوا اب

بارہویں امام غائب کے پاس موجود ہے یہ تفصیل کتاب اصول کافی کے ترجمہ الشافی میں کتاب میلاد ائمہ میں باب میلاد فاطمہ کے اندر پڑھا جا سکتا ہے۔

محترم قارئین! اگر یہ مذکورہ نام جناب رسول علیہ السلام کے زمانہ میں ہوتے تو وہ ان کو ہر گز گوارا نہ کرتے اور ضرور بحکم قرآن تبدیل کر دیتے سو یہ بات طئہ ہوگئی کہ یہ توہین رسالت کا عمل علم حدیث بنانے والوں نے جان بھوج کر کیا ہے انہوں نے یہ تبرا کی ہے کیوں کہ ان سب ناموں کا ماخذ سواء علم حدیث کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا سو یقین جانا جائے کہ اسلام قرآن اور جناب رسالت مآب علیہ السلام کا سب سے بڑا دشمن ٹوٹل علم حدیث ہے جس نے امت کی صف اول کی قیادت کو گالیوں بھرے نام ایک طرف دئے ہیں اور دوسری طرف سے انہیں بے نام بھی کر دیا ہے کیونکہ امت کے تاریخی علمی ذخیرہ میں ان تبرائی ناموں کے علاوہ اصلی اور فلسفہ قرآن کے مطابق (11-49) ۔اور کوئی نام بھی نہیں ہیں اس ماجرا پر امت مسلمہ کی خدمت میں میرا یہ سوال ہے کہ ہمیں رسوا کرنے والے تبرائی علم حدیث کو اپنی تعلیمی درسگاہوں میں ممنوع قرار دیکر اپنی آنیوالی نسلوں کو دین سکھانے کیلئے کیوں نہ قرآن حکیم کو کامل مکمل مفصل نصاب تعلیم کی وحدہ لاشریک کتاب تسلیم کی جائے ورنہ کیا جواز ہے امت کے پاس تبرائی علم حدیث کے ساتھ چمٹ رہنے کا ہم امت مسلمہ کی خدمت میں اس سوال اور عرضداشت کے بعد بطور نمونہ کے ان حدیث ساز اماموں کی گھڑی ہوئی گستاخی رسول اور توہین رسول پر مشتمل مختصر سی چند حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو فریاد کے نام سے میں حکومت پاکستان کی اعلیٰ اور انتظامی اداروں کو رجسٹری ڈاک کے ذریعے بھیج بھی چکا ہوں علاوہ ازیں مصر و کویت اور حکومت سعودیہ کے اشاعت گھر مجمع ملک فہد واقع مدینۃ المنورہ اور شہر لاہور پاکستان کے فرقہ اہل حدیث کی جانب سے قرآن حکیم میں حرفی ملاوٹوں کے کئی عدد قرآن تیار کرنے کے اقرار اور اعلان پر میں نے احتجاج میں "قرآن ایک ہے" اور قرآن پر حملہ چھوٹے سے کتاب لکھے تھے ان کو بھی دوبارہ اس نئی کتاب سوال در خدمت امت مسلمہ کے اندر شامل کر رہا ہوں۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (25-30)

توہین رسول کے مرتکب گستاخ لوگوں کے خلاف

فریاد

بخدمت جناب جج حضرات عدالت ہائے پاکستان

جناب اعلیٰ عرصہ دراز سے دشمنان اسلام ڈنمارک ناروے والے وغیرہ سلمان رشدی کے قلم سے جناب رسول اللہ علیہ السلام کے شان اقدس کے خلاف نہایت غلیظ قسم کی گستاخیاں کرتے رہے ہیں۔ ان کے رد میں امت مسلمہ کے غیور لوگ بھی احتجاج کرتے رہتے ہیں لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کے علوم کی بھی چھان بین کریں کیوں کہ دشمنوں کو ان کی گستاخیوں کا سارا مواد دین اسلام کے نام سے ایجاد کردہ علوم حدیث وفقہ سے ملا ہوا ہے۔ جو کہ قرآن دشمن، امامی گروہ، کا ایجاد کیا ہوا ہے، جن کے نہایت مختصر حوالہ جات ملک کے مدارس عربیہ میں مروج رس نظامی کی کتابوں میں وہ توہین رسالت کی خرافاتی روایات پڑھائی جارہی ہیں ان میں سے بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ایسے علوم کو مدارس دینیہ کے نصاب تعلیم سے خارج کروا کے ان کی جگہ خالص قرآن سے استخراج جزئیات کی تعلیم امت والوں کو پڑھائی جائے۔

نیز قرآن سے ملے ہوئے مسائل حیات نہ پڑھانے والے مدارس کی رجسٹریشن پر بندش عائد کی جائے۔

حدیث سازوں کا جناب رسول علیہ السلام پر بہتان اور تبرا

آبادی سے دور کھجور کے باغ میں جونیہ نامی عورت لائی گئی تھی جسے رسول نے کہا کہ ھبی نفسک لی، تو خود کو میرے حوالے کردے تو اس عورت نے جواب میں کہا کہ وھل تھب الملکہ نفسھا لسوقہ؟ یعنی کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری شخص کے حوالے کر سکی ہے۔(حوالہ کتاب بخاری، کتاب الطلاق کی چوتھے نمبر والی حدیث) ہم اپنی طرف سے اس حدیث پر کوئی تبصرہ نہیں کررہے۔

دوسری حدیث سمعت انس بن مالك قال جائت امرأة من الانصار الى النبى ﷺ فخلا بھا فقال واللہ ان کن لاحب الناس الی۔ یعنی ایک انصاری عورت جناب رسول علیہ السلام کی خدمت میں آئی آپ نے اس کے ساتھ خلوت کی اس کے بعد اس سے کہا کہ قسم اللہ کی کہ تم (انصاری) عورتیں سب لوگوں میں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔(حوالہ کتاب النکاح بخاری حدیث نمبر 812) اس حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں کوئی تبصرہ نہیں کررہا۔

قرآن سے کچھ آیات گم ہوجانے کی حدیث

اس موجودہ قرآن میں سے رجم کی سزا یعنی زانی مرد اور زانیہ عورت کو سنگسار کرکے موت دینے والی آیت بھی گم ہوچکی ہے اور باپ دادوں سے رغبت نہ کرنا یہ کفر ہے۔ یہ آیت بھی نازل ہوگی تھی جواب گم ہوگئی ہے۔(حوالہ کتاب بخاری، کتاب المحاربین باب رجم الحبلی من الزنا اذا حصنت۔ حدیث نمبر 1730۔ حوالہ دوم باب الرجم کتاب ابن ماجہ صفحہ 183 مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) دوسری حدیث عن عائشہ قالت لقد

نزلت آیۃ الرجم ورضاعۃ الکبیر عشرا ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری فلمامات رسول اللہ ﷺ وتشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا۔ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ آیت رجم اور بڑی عمر والے کو دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئیں تھی جو میرے صحیفہ قرآن میں لکھی ہوئی تھی جو میرے سرھانے کے نیچے رہتا تھا پھر جب رسول اللہ کی وفات ہوئی ہم اس میں مشغول ہوگئے تو گھریلو بکری داخل ہو کر وہ قران کھاگئی۔ (حوالہ کتاب ابن ماجہ باب رضاع الکبیر صفحہ 139 مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)۔

جناب رسول ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب رسول کی کردار کشی کی حدیث۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت رسول کے پیچھے (عورتوں کی صفوں میں) نماز پڑھا کرتی تھی تو بعض لوگ جان بوجھ کر پچھلی صف میں ہٹ کر نماز میں شریک ہوتے تھے رکوع کے دوران بغلوں سے اس عورت کو جھانک کر دیکھتے تھے۔ (حوالہ جامع ترمذی جلد دوم ابواب التفسیر سورۃ الحجر کی پہلی حدیث)۔

رسول ﷺ کے ساتھ جھاد پر جانے والے اصحاب رسول پر طنز اور تبرا والی حدیث عن جابر قال نھی رسول ﷺ ان یطرق الرجل اھلہ لیلا یتخونھم اویطلب عثراتھم۔ یعنی منع کی ہے رسول نے رات کو دیر سے گھر والوں کے پاس آنے سے (اس وجہ سے کہ) کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو یا انکی پردہ والیوں کی جستجو میں نہ ہو (حوالہ کتاب صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الجھاد والسیر باب کراھیۃ الطروق، مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) اس قسم کی حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

یہ حدیث کتاب بخاری کے کتاب النکاح کی ہے حدیث کا نمبر 114 ہے اس میں نکاح کے چار اقسام گنوائے گئے ہیں، جن میں سے تین اقسام کی عورتیں اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے

مردوں سے بذریعہ زنا بیچ لیتی ہیں، امام بخاری نے حدیث میں نکاح کی پہلی قسم میں صرف یہ لکھا ہے نکاح ہوتا کس طرح سے تھا حدیث میں کریکٹر پر کچھ نوٹ نہیں۔

یہ حدیث انہوں نے بی بی عائشہ کے نام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول کو نبوت ملنے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں نکاح چار اقسام کا ہوتا تھا غور کیا جائے کہ ان حدیث سازوں کی روایت کے مطابق جو عائشہ پیدا ہی نبوت ملنے کے بعد ہوئی ہے حدیث میں وہ زمانہ قبل نبوت کا عرب کلچر پیش کر رہی ہے۔ اصل میں یہ ایک فن ہے علم حدیث میں تبرا کرنے کا اصحاب رسول پر۔ حکم قرآن کے خلاف جناب رسول پر الزام یعنی معصوم نابالغ بچی سے نکاح کرنے کی حدیث عن عائشہ ان النبی ﷺ تزوجھا وھی بنت ست سنین وبنی بھا وھی بنت تسع سنین یعنی عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تو وہ اس وقت 12 سال کی تھی۔ اور جب بناء کیا تو وہ 9 سال کی تھیں۔ قرآن حکیم میں یتیم بچے کے بالغ ہونے کی عمر نکاح کی عمر کے حوالہ سے بتائی گئی ہے اس میں ایک ذکر ہے ذہنی رشد کا (6-4) دوسرا ذکر ہے جسمانی بلوغت کا اشد کے لفظ کے ساتھ (152-6) جبکہ قرآن حکیم نے انسانی زندگی کے تین مرحلوں کا ذکر کیا ہے ایک طفل، دوسرا اشد، تیسرا اشیوخا، (67-40) اس حساب سے حدیث میں 6 اور 9 سال میں شادی کی بات خلاف قرآن ہوئی کیوں کہ یہ طفولیت والی عمر ہے۔ یہ حدیث جناب رسول پر قرآن کے حکم عدولی کا الزام ہے۔ ظلم پر ظلم یہ کہ مذکورہ علم حدیث کے نام سے اب قرآن حکیم میں قرائتوں کے نام سے ملاوٹ کر کے کئی قسم کے قرآن شائع کئے گئے ہیں جبکہ ہم ہزاروں کی تعداد میں ذخیرہ حدیث سے خلاف قرآن روایات دکھا کر ثابت کر سکتے ہیں۔

امام بخاری کا جناب رسول کو مشرکوں کے ساتھ بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھانا وہ بھی نبوت ملنے کے بعد۔

علم حدیث کے فن میں امام واقدی کا بھی بڑا نام ہے جسکی روایت ہے کہ جناب رسول
علیہ السلام کفار مکہ کے سامنے سورت النجم کی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے کہ أَفَرَأَيْتُمُ
اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ۔ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (20-53) اس آیت کے بعد بجاء اللہ سے
ملی ہوئی وحی کردہ اگلی آیت 21 کے پڑھنے کے فرمایا کہ تلك الغرانيق العلیٰ وان
شفاعتھن لترتجی یعنی یہ بت بلند وبالا ھستیاں ہیں انکی شفاعت اور سفارش میں قبولیت
کی امید کی جاسکتی ہے اور ان بتوں کی تعظیم میں جناب رسول اور اسکے مؤمنین صحابہ
سمیت اور مشرکین کفار سب ایک ساتھ سجدہ میں پڑ گئے اب اس واقدی کی روایت کو
قارئین مہربان ذہن میں رکھتے ہوئے کتاب بخاری کی اس حدیث پر غور کریں جس میں
ہے کہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ سجد بالنجم وسجد معه المسلمون
والمشركون والجن والانس۔ حوالہ ابواب الکسوف باب سجود المسلمین مع المشرکین
باب نمبر 686 حدیث نمبر 1006 یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
سورۃ النجم پڑھتے ہوئے سجدہ کیا اور ان کے ساتھ سجدہ کیا مسلموں نے مشرکوں نے
جنوں نے انسانوں نے۔ اس حدیث میں امام بخاری نے واقدی کی حدیث کا دوسرا حصہ
یعنی نبی اور کافروں کا ایک ساتھ سجدہ کرنا تو مان لیا باقی اگر لات عزیٰ منوۃ اخریٰ کے بعد
انکی شان میں تعریفی اور تعظیمی جملے تلك الغرانيق العلی وان شفاعتھن لترتجی نہیں
بولے مگر ایسے جملے بولنے کے بجاء انکی مطلوبہ تعظیم یعنی عملی طور پر بتوں کی بلند مقامی کو
تسلیم کرتے ہوئے انکو سجدہ کرادیا یہ تو واقدی سے بھی بازی لے گئے۔

امام بخاری اور امام زہری کی جانب سے علم حدیث کے ذریعہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو آگ کی پوجا کرنے والا آتش پرست (مجوسی) ثابت کرنے کی کاریگری۔

باب من صلی وقدامه تنور اونار او شیء مما یعبد فاراد به وجه الله عزوجل۔
وقال الزهری اخبرنی انس بن مالك قال قال النبی علیه السلام عرضت علی النار
وانا اصلی۔ (حوالہ کتاب بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب نمبر ۲۹۲)
ترجمہ: جس شخص نے نماز پڑھی اس حال میں کہ اسکے سامنے تنور ہو یا آگ یا ایسی کوئی
بھی چیز جسکی پوجا کی جاتی ہو پھر ارادہ کرے اس پوجنے سے اللہ عزوجل کی رضامندی
حاصل کرنے کا۔ کہا زہری نے کہ خبر دی مجھے انس بن مالک نے کہا اسنے کہ فرمایا نبی علیہ
السلام نے کہ پیش کی گئی میرے سامنے آگ ایسی حالت میں جو میں نماز پڑھ رہا تھا۔

جناب قارئین!

امام بخاری نے امام زہری کی گھڑی ہوئی اس حدیث پر جو ترجمۃ الباب لکھا ہے اسمیں
سے جو دو معنائیں نکلتی ہیں وہ بڑی ہی غور طلب ہیں ایک یہ کہ لفظ صلوٰۃ کی معنی جو خود
قرآن نے بتائی ہے، (نظام قرآن کی) تابعداری کرنا (32-31-75) اسکے بجاء امام
بخاری نے قرآن والی معنی کے برعکس یہاں اہل فارس کے مجوسی آتش پرستوں والی
نماز قرار دی ہے، جو وہ لوگ آگ کی پوجا کیلئے پڑھتے تھے۔ اس معنی کا ثبوت خود امام
بخاری کے الفاظ میں موجود ہے جو لکھا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے
تنور ہو یا آگ ہو تو وہ نماز پڑھنے والا اپنی اس پوجا والی نماز سے صرف اللہ کی رضا کی
نیت کرے تو وہ نماز جائز ہے۔ دوسری معنی جو امام بخاری کی عبارت کے جملہ اوشیء
ممایعبد سے نکلتی ہے کہ آگ کی پوجا کرے یا کسی بھی ایسی چیز کی پوجا کرے جن کی
عبادت کی جاتی ہو (اور ایسی عبادت نامی پوجاؤں سے صرف اللہ کی رضا کی نیت رکھتا ہو۔

محترم قارئین!

آپنے امام زہری کی اس حدیث پر امام بخاری کے ترجمۃ الباب یعنی عنوان پر غور کیا ہوگا
کہ وہ آگ تنور مجسموں پتھر اور لکڑیوں کی مورتیوں یا قبروں وغیرہ کو جو مشرک لوگ
پوجتے ہیں اور اپنی اس پوجا سے وہ لوگ اصل میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے ان

مورتیوں قبروں یا آگ کو واسطہ بناتے ہیں تو اسے جملہ مشرکوں اور پجاریوں اور انکے عمل کو امام بخاری نے جائز اور روا قرار دیدیا۔ جبکہ قرآن حکیم کا ایسے معاملہ میں جو حکم لَهٗ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ۔ أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا لَهٗ زُلْفٰى (3-2-39) اللہ کا حکم ہے کہ خبردار! خالص اللہ کی عبادت کرو جو عبادت صرف اسی کا حق ہے جو لوگ اللہ کے سوا غیروں کو پوجتے ہیں (اور اسکے جواز کیلئے کہتے ہیں کہ) ہم انکی عبادت صرف اسلئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب پہنچائیں (یعنی یہ وسیلہ ہیں مقصود نہیں) پھر بھی اللہ پاک نے سرزنش فرمائی کہ الاللہ دین الخالص، کیوں خالص اور براہ راست اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

امام بخاری کا امام زہری کی اس حدیث پر لکھا ہوا عنوان خلاف قرآن مشرکین مکہ کے موقف کی کھل کر تائید اور تصدیق کر رہا ہے اسلامیان امت غور فرمائیں کہ مجوسی لوگ جناب رسول کے نام سے من گھڑت حدیثیں بنا کر کس طرح امت کے امام کہلواتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو حکم قرآن اقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ کے ذریعے قرآن کے دیئے ہوئے نظام مملکت کے اتباع کی معنی سے دنیا جہان کا کامیاب حکمران بنا دیا تھا لیکن آتش پرست مافیا کی جانب سے دائرہ اسلام میں گھسیڑی ہوئی امامی کھیپ نے قرآن کی عبقری اصطلاح "صلو"ۃ کی معنی میں تحریف کر کے اس امت مسلمہ کو اپنے جیسا پجاری بنا دیا سو جب سے امت والے لوگ صلوٰۃ بمعنی نماز پر کاربند ہوئے تھے ان دنوں سے لیکر دنیا میں اقتدار اعلیٰ سے محروم ہو گئے ہیں۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم۔ تجھ کو بھی لے ڈوبینگے۔

محترم قارئین!

امام بخاری کے اس جملہ سے بت پرستی اور قبر پرستی اور غیر اللہ کی پرستش کے سارے انواع جائز ہو جاتے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی میری اس معنی کو رد کر کے دکھائے۔ پھر بتایا جائے کہ امام بخاری امام زہری ایسی حدیثیں سناتے وقت خود کون اور

کیا تھے؟؟؟!!! امام بخاری نے رسول اللہ کی ایک شادی خلاف قرآن گڑیوں سے کھیلنے والی چھ سال کی بچی سے کرائی ہے اور اس بچی کے نام پر ایک حدیث بھی بنائی ہے کہ وفات رسول کے بعد ایک شخص عائشہ کے بھائی کو لیکر اسکے گھر میں داخل ہوا اور مطالبہ کیا کہ وہ اسے رسول کے غسل کرنے کا طریقہ سکھائیں تو عائشہ نے وہیں کے وہیں پانی منگوا کر رسول کے غسل کی طرح خود غسل کر کے دکھایا حدیث میں درمیاں میں حجاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے ساتھ ساتھ سیکھنے کیلئے آئے ہوئے آدمی کا یہ قول بھی ہے کہ عائشہ نے اپنے سر پر پانی بہایا یعنی حجاب کے باوجود اسنے سر پر پانی ڈالنے کو دیکھا (بخاری حصہ اول کتاب الغسل باب الغسل بالصاع ونحوہ حدیث نمبر ۲۴۶ کتاب الغسل کی چوتھی حدیث) پڑھنے والے اس گستاخانہ حدیث پر خود سوچیں کہ یہ حدیثوں والا علم، دین سکھا رہا ہے یا جناب رسول اور اس کی اہلیہ پر تبرا کرتے ہوئے توہین رسول بھی کر رہا ہے۔

ہم ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے منصف حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ اللہ نے قرآن کا یہ نام چوری کر کے اپنی کھڑی ہوئی خلاف قرآن روایات کا نام علم حدیث رکھا ہے یہ چوری ان سے چھین کر قرآن کو واپس دلائی جائے اور یہ بھی کہ اپنی کتاب قرآن کو علم حدیث کا نام دیا ہے (23-39) فارس کے روایت سازوں نے علم روایت گھڑنے والوں نے اپنے اس علم کا نام سنہ بھی رکھا ہے قرآن میں سنہ کا ذکر 15 بار آیا ہے جن میں سے اندازاً دس عدد بار اللہ نے لفظ سنہ کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور پانچ عدد گذری ہوئی قوموں کے کلچر اور رواج کی طرف، اور اللہ نے قرآن کو قول رسول بھی کہا ہوا ہے یعنی پورا قرآن علم حدیث ہے مطلب کہ علم روایات کو سنت کا نام دینا بھی خلاف اسلوب قرآن ہے۔

عزیز اللہ بوہیو نوشہرو فیروز
0300-2663651

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ (41-26)

(خلاصہ) وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے کہا کہ قرآن کے اصلی اور صحیح نسخہ کو سننے کے بجاء اسے مغلوب بنانے کیلئے اس میں لغویات شامل کرو۔

قرآن ایک ہے

سات، دس، سولہ اور بیس نہیں

از قلم: عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی

P.O خیر محمد بوہیو براستہ نوشہرو فیروز سندھ

ہمیں اپنی تاریخ کے دھبے صاف کرنے ہیں یا بڑھانے ہیں؟

میری سیاسی سوچ اور تعلیم قرآن میں، میرے استاد پنجابی ہیں، اسلئے میں پنجابی بھائیوں کو ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ رنجیت سنگھ کے زمانہ سے آپ لوگوں نے غلام ہندستان کے عرصہ میں اپنے نوجوان، انگریزوں کی حاکمیت کو مضبوط کرنے کے لئے انکی فوج میں بھرتی کرائے اور جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ختم نبوت پر ڈاکہ مارتے ہوئے مشرقی پنجاب کے شہر قادیان

سے آپنے انگریزوں کو ایک نبی بھی تیار کر کے دیا، اور اب آپکے شہر لاہور کے رسالہ رشد والے اہل حدیثوں نے اللہ کے قرآن سے بغاوت کرتے ہوئے میڈان لاہور حرفی ملاوٹوں والے سولہ قرآن تیار کئے ہیں جسکو شائع کرنے کیلئے یہ لوگ سعودیوں کے حوالے کریں گے (حوالہ ماہوار رسالہ رشد لاہور شمارہ نمبر 4 —ماہ جون 2009ع)۔

یہ خواب اپنی تعبیر آپ ہے

درس قرآن کی محفل میں ایک محترم میرے قریب آکر بیٹھا اور پوچھا کہ آپ خوابوں کی تعبیر کا علم جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ خواب بیان کریں، تو اسنے کہا کہ نیند میں دیکھ رہا تھا کہ میں مکۃ المکرمہ میں ہوں اور باب عبدالعزیز سے اندر کعبۃ اللہ میں داخل ہونے کے لئے وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں شہزادہ سعود الفیصل (وزیر خارجہ) چیخ چیخ کر پکار رہا ہے کہ لوگو! خبردار قرآن میں ملاوٹ کی گئی ہے اٹھو ان ملاوٹ کرنے والوں سے جنگ کرو! میں اسکی اس صدا کو سنتے ہوئے اندر داخل ہوا تو فرش کعبہ پر دیکھتا ہوں کہ اسپر ایسی مورتیاں چھاپی گئی ہیں جیسی کہ مندروں میں ہوتی ہیں، اتنے میں ایک جانب سے کسی نے آواز دیکر مجھے پکارا اور میری طرف کلاشنکوف پھینک کر کہا کہ جاؤ! قرآن میں ملاوٹ کرنے والوں سے جنگ کرو! اتنے میں، میں جاگ پڑتا ہوں، یہ میرا خواب اتنا ہے لیکن بہت پریشان ہوں کہ اسکا مطلب کیا ہے؟ میں نے اس شخص کو جواب میں بتایا کہ خواب کی تعبیر میں کوئی ابہام نہیں ہے یہ تو اپنی تعبیر آپ ہے۔

میں سلام کرتا ہوں

ہندو مذہب کے گورکھوں کو جنہیں پہلی مہابھاری لڑائی کے موقعہ پر کعبۃ اللہ پر گولی چلانے کا حکم دیا گیا تو کعبۃ اللہ کے تقدس کا لحاظ رکھتے ہوئے گولی چلانے سے انہوں نے انکار کر دیا اور

میں سلام کرتا ہوں

مذہب سکھ کے انگریزی فوج کے صوبیدار رتن سنگھ کو جسے اسی جنگ کے موقعہ پر شہر مکۃ المکرمہ میں کعبۃ اللہ پر گولی چلانے کا حکم دیا گیا تو جواب میں اسنے کہا کہ ہم سکھ لوگ جسطرح اپنے گوردھوارے کی عزت کرتے ہیں، تو یہ کعبہ بھی میری نظر میں مسلمانوں کا ہمارے گردھوارہ کی طرح کا محترم ہے، سو ہم پر اسکی عزت کرنا بھی واجب ہے، اسلئے میں اسپر گولی نہیں چلاؤں گا۔

میں خون کے آنسوں روتا ہوں

جب مسلمان فوجی کو کعبہ پر گولی چلانے کا حکم دیا گیا تو اسنے گولی چلادی!!! آج اس کعبہ پر گولی چلانے والے مسلمان کی طرح شہر لاہور کے رشد نام سے رسالہ جاری کرنے والے اہل حدیثوں نے اللہ کے نازل کردہ ایک قرآن کے مقابلہ میں حرفی ملاوٹوں والے سولہ قرآن تیار کرڈالے ہیں، یاد رکھا جائے کہ قرآن میں ملاوٹ کے حروف شامل کرنا قرآن کو گولیاں مارنے کے ہم معنیٰ ہے۔ اور کعبہ کی دیواروں کو گولیاں مارنے سے بڑھکر قرآن میں ملاوٹوں کی گولیاں ملانا بڑا کفر اور پاپ ہے۔

اہل حدیثوں نے اس قرآن کے علاوہ حرفی ملاوٹوں والے مزید انیس قرآن تیار کئے ہیں۔

قدیم زمانہ سے یہ ریت چلی آرہی ہے کہ ہر رسول اور نبی کے لائے ہوئے علمی پیکیج میں اسکے جانے کے بعد شیطان قسم کے لوگ اس کے لائے ہوئے علم وحی میں اپنی خرافات شامل کرتے آئے ہیں۔ اسکے بعد اللہ انکی ملاوٹوں کو ناکام قرار دیکر اپنی آیات کو محکم طور سے دنیا والوں کے سامنے ثابت کرتا رہا ہے۔ (22-52)

قرآن میں حرفی ملاوٹیں کرنے سے ختم نبوت کا انکار ثابت ہوجاتا ہے، جبکہ ماہوار رسالہ رشد لاہور کے حوالہ سے رشدی اہل حدیثوں نے اب تک ایسے اعرابوں اور حرفی ملاوٹوں والے سولہ قرآن تیار کرڈالے ہیں، اس سے تو یہ لوگ مرزائی قادیانیوں سے بھی بڑھکر منکر ختم نبوت ہوگئے، کیونکہ انکی طرف سے قرآن کے موجودہ محمدی نسخہ سے زائد کسی اور قرآن کی بات نہیں سنی گئی۔ اب امت مسلمہ پر واجب ہوتا ہے کہ وہ قرآن میں تحریف اور تبدیل کرنے والے سعودی کویتی مصری حاکموں اور رشدی اہل حدیثوں کو خود ہی غیر مسلم اقلیت قرار دیدیں۔

میری یہ کتاب فریاد ہے
میری یہ تحریر ایف آئی آر ہے

ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے ایک قرآن میں ملاوٹیں کر کر کے اسے ایک سے بیس بناڈالا ہے۔

کتاب قرآن حکیم جناب رسالت مآب علیہ السلام کی رسالت کا پیکیج ہے۔ اسکی آیات اور متن میں تحریف اور تبدیل سے اسے ایک سے بیس بنادیا گیا ہے، اسلئے میری یہ فریاد توہین رسالت کے ایکٹ کے حوالہ سے ہے، ناموس رسالت کی ہتک کے حوالہ سے ہے۔

اللہ نے قرآن حکیم کو انسان ذات کی ہدایت کیلئے نازل کیا ہے (2-185) اسلئے میری یہ فریاد پہلے جمیع انسانوں کی خدمت میں ہے، اسکی بعد امت مسلمہ کی عدالت عامہ کی خدمت میں ہے، میری اس فریاد کے جوابدار کنگ فہد کامپلیکس کی مالک حکومت سعودیہ ہے، جسنے ابتک ملاوٹوں والے تین عدد قرآن شائع کئے ہیں۔

دوسرے نمبر پر جوابدار شہر لاہور کے رشد نامی ماہوار رسالہ والے اہل حدیث لوگ ہیں، جنہوں نے اب تک سعودیوں کے تیار کردہ تین قرآنوں کے علاوہ حرفی ملاوٹوں والے سولہ عدد مزید قرآن تیار کئے ہیں، یہ دونوں جوابدار عالمی سامراج کے ایماء پر اس لئے یہ کام کررہے ہیں جس سے دنیا کے اندر جاگیرداریت اور سرمایہ داریت کو بے لغام رائج رکھنا چاہتے ہیں، جبکہ کتاب قرآن حکیم اپنے نظریہ معیشت کے حوالہ سے انکے راستے میں رکاوٹ ہے، رشدی اہل حدیثوں کی تحریر کے مطابق مصر اور کویت بھی انکے ساتھی ہیں، اسلئے جوابداروں کی قطار میں میں انہیں بھی مجرم قرار دیتا ہوں، ناموس رسالت پر مرمٹنے والے مسلم بھائیو! آج اللہ کا قرآن آپکی دہلیز پر آپکو ان دشمنوں سے نمٹنے کیلئے پکار رہا ہے!!! فریاد کررہا ہے اس کتاب قرآن نے مجبور انسانوں کو جب وہ قیصر و کسریٰ کی جاگیرداریت والی چکی کے دوپاٹوں کے بیچ میں پس رہے تھے تو انہیں آزاد کرکے حکمران بنایا تھا، آج اسی قیصریت اور کسرویت کے ایجنٹ ہماری صفوں میں ہمارے ہم لباس بنکر قرآن سے بدلہ لینے کیلئے اسے تتر بتر کررہے ہیں۔

بہروپیوں نے قید کیاہے قرآن کو مجوسی روایات میں
اب کالے فرنگ کڑک پڑے ہیں تحریف کرنے قرآن میں
یہ جبہ پوش جغادری کینسر ہیں امت کے وجود میں

فرقہ اہل حدیث کا ماہوار رسالہ رشد پاکستان کے شہر لاہور سے جاری ہوتا ہے اسکے شمارہ (4) ماہ جون 2009ء کے اسپیشل نمبر (قرائات) میں ایک اطلاع ہے کہ حکومت سعودی عرب نے اپنے مطبع مجمع ملک فہد سے چار عدد متداولہ (گردش والی رولو روایات) پر مبنی قرآن شائع کئے ہیں (حوالہ رسالہ کا صفحہ 677) پھر اسکے آگے اسی رسالہ میں صفحہ 678 پر ہے کہ انکے (یعنی ان لاہوری اہل حدیثوں کے مدرسہ بنام کلیۃ القرآن لاہور کے فضلاء میں سے تقریبا بارہ محقق اساتذہ نے تین سال کے عرصہ میں وہ تمام غیر متداولہ قرائات میں یعنی جن قرائتوں کا مسلم معاشروں میں رواج کے طور پر چلنا پھرنا بھی نہیں ہے ان میں سے انہوں نے سولہ قرآن تیار کئے ہیں۔ یعنی گردش والی رولاک روایات سے سعودی حکمرانوں نے تین عدد قرآن تیار کرائے اور لاہوری اہل حدیثوں نے جن قراءات کو کوئی جانتا بھی نہیں ہے یعنی جو گردش میں بھی نہیں ہیں ان سے سولہ قرآن تیار کرائے ہیں، یہ ہوئے حرفی ملاوٹوں والے انیس عدد قرآن پندرہویں صدی ہجری ماڈل کے۔

محترم قارئین! اللہ عزوجل نے پورے قرآن میں "ھذا" اسم اشارہ واحد مذکر محسوس مبصر سے چودہ بار قرآن حکیم کیلئے فرمایاہے کہ قرآن ایک ہے، ایک ہے، ایک ہے (اس سے زائد نہیں ہیں) حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں (6-19) (10-37) (12-3) (17-9) (17-41) (17-88) (17-89) (18-54) (25-30) (27-76) (30-58) (43-31) (39-27) (41-26) (5[illegible]-45) (59-21)۔

میں سلام کرتا ہوں

گجرات کے اہل حدیث عالم دین علامہ عبدالکریم اثری کو جنہوں نے کتاب "قرآن کریم اور سبعہ احرف" لکھ کر لاہور کے رشدی اہل حدیثوں کو اپنی کتاب میں انکے تیار کردہ سولہ قرآنوں سے دستبردار ہونے اور انکی طباعت کرانے سے روکا ہے۔

علامہ اثری صاحب نے اپنی کتاب میں بعض دوسری شخصیات کے نام بھی لکھے ہیں کہ انہوں نے بھی رسالہ رشد والوں کو انکے تیار کردہ سولہ قرآن کی طباعت سے روکا ہے اسلئے

میں سلام کرتا ہوں

مذکور کتاب میں دیئے گئے ان شخصیتوں کو جنکے اسماء گرامی یہ ہیں ذاکر حسین، مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی طاہر مکی اور جناب عبدالمنان نورپوری۔

حیدرآباد شہر سے جناب ڈاکٹر انور عالمانی صاحب نے میرے ساتھ ذکر کیا کہ اندازا تین سال پہلے کی بات ہے کہ میں جس اہل حدیثوں کی مسجد واقع صدر حیدرآباد میں جمعہ کی نماز پڑھتا ہوں تو وہاں خطیب مسجد نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مسلمانو! آئندہ سے سعودی حکومت کے شائع کردہ قرآن نہ پڑھا کریں اسلئے کہ انہوں نے قرآن کی طباعت میں حرفی ملاوٹیں کی ہیں اسلئے

میں سلام کرتا ہوں

اس خطیب مسجد اہل حدیث صدر حیدرآباد سندھ کو بھی اور انکی طرح کے جملہ اہل حدیثوں کو بھی جو قرآن کو پندرھویں صدی ماڈل کے حرفی ملاوٹوں سے پاک وحدہ لاشریک کتاب تسلیم کرتے ہوں اور علامہ عبدالکریم اثری کی کتاب سے یہ بھی خبر ملی ہے کہ ناظم آباد کراچی کے جناب ذاکر حسین صاحب نے گورنر پنجاب (سلمان تاثیر) کو خط لکھا تھا کہ وہ لاہوری رشد رسالہ والے اہل حدیثوں کو انکے تیار کردہ سولہ قرآنوں کی طباعت سے روکے۔ پھر گورنر کی آفیس کے عملہ نے وزیر مذہبی امور صوبہ پنجاب کو لکھا

کہ جناب ذاکر حسین کے خط کی بنیاد پر رشد رسالہ والوں سے آپکی وزارت او قاف مؤاخذہ کرے، پھر وزارت او قاف نے ایڈیٹر رسالہ رشد کو ایسا شوکاز نوٹیس جاری کیا۔ اسلئے

میں سلام پیش کرتا ہوں

جناب ذاکر حسین کے خط لکھنے پر جو انہوں نے گورنر پنجاب کو لکھا اور

میں سلام کرتا ہوں

گورنر پنجاب اور اسکے آفیس اسٹاف کو جنہوں نے وزارت او قاف پنجاب کو مؤاخذہ کا حکم دیا اور

میں سلام کرتا ہوں

پنجاب کی وزارت او قاف کو جنہوں نے رسالہ رشد والوں کو جواب طلبی کا شوکاز نوٹیس دیا۔

جناب قارئین! اسلام میں، فلسفہ قرآن کو رد کرنے اور مسلم امت میں فرقہ بازی ڈالنے والا علم، قیصری اور کسروی سامراج کی جانب سے تیار کرایا ہوا علم الحدیث ہے، جناب رسول علیہ السلام کی جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور انکے متبعین سب کے سب دین کو براہ راست قرآن سے سیکھتے تھے انکے اندر کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جسکی شاہدی قرآن حکیم نے کھول کھول کر دی ہے کہ وہ رحماء بینھم تھے۔(29-48) انکے اندر اختلافات کے جھوٹے قصے یہ سارے علم الحدیث بنانے والوں کے گھڑے ہوئے ہیں، جو بھی کوئی شخص یا گروہ خود کو اہل سنت کہلائے، دیوبندی کہلائے، بریلوی کہلائے، اہل حدیث کہلائے، احمدی کہلائے یا کسی اور نام سے خود کو متعارف کرائے تو ایسے سب متفرق فرقے بحکم قرآن إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمْ وَكَانُواْ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (159-6) یہ سب شیعے ہیں انکے ساتھ جناب رسول

خاتم الانبیاء کے قرآنی دین کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان جملہ فرقوں کی اپنی اپنی جدا حدیثیں ہیں، جو یہ لوگ ایک دوسرے کی احادیث کو تسلیم بھی نہیں کرتے۔

میں عزیز اللہ دین کے سیکھنے سمجھنے کیلئے بحکم قرآن فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (45-50) کی دلیل کی وجہ سے قرآن سے خارج، قرآن کے علاوہ کسی بھی اور علم کو بطور مأخذ اور استدلال کے قبول نہیں کرتا اسکے باوجود اثنا عشری شیعوں کی کتاب "اصول کافی" کو

سلام پیش کرتا ہوں

جس نے قرآن کے متعلق یہ حدیث لائی ہے کہ "انزل من واحد علی حرف واحد" یعنی قرآن، اللہ واحد کی جانب سے ایک ہی قرائت پر نازل کیا گیا ہے۔ بحوالہ کتاب "اعجاز القرآن واختلاف قراءات" مصنفہ علامہ تمنا عمادی، صفحہ نمبر 723۔

قرائت کے نام سے عوام کو دھوکہ

قرآن دشمن مافیا والوں نے قرآن میں معنوی تحریف تو صدیوں سے رائج کی ہوئی ہے لیکن حرفی ملاوٹ یعنی حروف کی کمتی اور اضافوں کیلئے رشدی اہل حدیثوں نے یہ جھوٹ مشہور کیا ہوا ہے کہ اس عمل سے معنی پر کوئی تبدیلی کا اثر نہیں ہوتا۔ انکا ایسے کہنا اسے تو نہایت ہی کوئی اجڈ، جاہل غبی آدمی بھی اس بات کو قبول نہیں کریگا۔ اور یہ بات صرف عربی زبان کی ہی نہیں ہے یہ ہر زبان میں الفاظ میں حروف کی کمتی بڑھتی کے فرق سے معنی میں یقینی طور پر تبدیلی آجاتی ہے، ویسے ان حدیث پرست دھوکہ بازوں نے جو ورش نامی ملاوٹی قرآن مدینۃ الرسول کے کنگ فہد کامپلیکس کی طرف سے جاری کیا ہے اسکے بارہ (12) حروف اور اعرابوں کی تبدیلیوں سے معنائوں کے بدل جانے کی مثالیں میں اپنی کتاب "قرآن

پر حملہ" میں لکھ چکا ہوں۔ اب اس کتاب "قرآن ایک ہے" میں ایسی مزید مثالیں لانے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھ رہا۔

جامع قرآن عثمان نہیں، اللہ ہے

جناب قارئین! علم حدیث بنانے والوں نے قرآن حکیم میں کئی شکوک و شبہات مشہور کئے ہوئے ہیں، جن میں سے بحوالہ کتاب بخاری ایک مغالطہ یہ بھی ہے کہ جناب رسول قرآن حکیم کو وفات سے پہلے منتشر حالتوں میں کوئی ٹکڑا کہاں کوئی کہاں تتر بتر حالت میں چھوڑ کر گئے تھے (باب جمع القرآن بخاری) سوانکا ایک دھوکہ یہ بھی ہے کہ جمع قرآن کا کارنامہ پہلے تین خلفاء کرام کا ہے، پھر یہ کریڈٹ انہوں نے تیسرے خلیفہ کے نام سے رسم الخط اور جمع کے حوالہ سے منسوب کیا ہوا ہے، نیز قریش کی قراءت میں بھی، جبکہ علم حدیث بنانے والوں کی طرف سے یہ کھلا دھوکہ اور فراڈ ہے، اولا اس وجہ سے کہ انہوں نے تیسرے خلیفہ کا نام حدیثوں میں عثمان متعارف کیا ہوا ہے، جبکہ یہ نام تیسرے خلیفہ کے لئے حدیث بنانے والوں نے اصل نام گم کر کے اس نام کو نفرت اور تعصب کی بنیاد پر بطور تبرا کے مشہور کیا ہوا ہے۔ کیوں کہ عثمان کی معنی ہے سانپ کا بچہ سنپولہ، اور ممکن ہی نہیں کہ انکے بقول جناب رسول نے سانپ کے بچے کو اپنی دو بیٹیاں بیاہی ہوں اور ویسے جناب رسول ایسے نام کو کیسے قبول کرسکتے تھے جو انہیں حکم دیا ہوا تھا کہ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ (11-49) یعنی ایمان لانے کے بعد برے نام نہیں چلینگے۔ مطلب عرض کرنے کا کہ جامع قرآن عثمان نہیں ہے خود اللہ ہے جسنے اپنے حکم سے اپنے رسول کو ترتیب اور جمع قرآن کی رہنمائی فرمائی، نہ صرف جامع قرآن اللہ ہے بلکہ اسکی قراءت اور ادائگی اور تفسیر کی تعلیم بھی خود اللہ نے متعین فرما کر دی ہوئی ہے (17-75) اور (18-75) (19-75) (1-55) (6-87)۔

قرآن کا پہلا رسم الخط محمدی ہے عثمانی نہیں

قرآن حکیم کا پہلا کاتب الوحی جناب محمد علیہ السلام خود آپ ہیں، اسکے بعد جماعت اصحاب کی ٹیم۔ علم حدیث گھڑنے والوں نے جناب رسول علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا، حدیث سازوں نے اس واسطے کئی جھوٹی حدیثیں مشہور کی ہوئی ہیں جن جملہ حدیثوں کو قرآن نے بیک قلم رد کیا ہے، اس بات کا قرآن سے پہلا دلیل کہ وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (48-29) فرمایا کہ آپ نبوت ملنے سے پہلے پڑھنا اور لکھنا دائیں ہاتھ سے اسلئے نہیں جانتے تھے جو قرآن جیسا عظیم کتاب، نبوت ملنے کے بعد پیش کرنے سے اہل باطل لوگ یہ کہتے کہ یہ تو پہلے نبیوں کی کتابیں پڑھکر انکی تعلیمات کو نقل کرتے ہوئے لکھ کر انہیں قرآن کے نام سے پیش کررہا ہے۔ مطلب کہ اس آیت کریمہ نے بتادیا کہ آپ علیہ السلام نبوت ملنے کے بعد لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تھے اتنی حد تک جو خود دشمن لوگ بھی کہتے تھے کہ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (5-25) کہتے تھے مخالفین کہ یہ شخص پہلے خود لکھتا ہے اسکے بعد اپنی ذمہ داری سے صبح وشام (اپنی لکھی ہوئی ماسٹر کاپی سے) کتابت وحی کی کلاسیں قائم کرتا ہے۔ ان آیات نے کتابت وحی سے متعلق جملہ من گھڑت حدیثوں کی قلعی کھولدی۔

قراءت قرآن ایک ہے، جسکا معلم اول اللہ ہے

جناب رسول نے اللہ سے ایک قراءت پڑھی پھر وہ ایک قراءت امت کو پڑھائی، موجود مروج قرائت کی نسبت سواء جناب رسول کے کسی اور امام اور قاری کی طرف جھوٹی ہے۔

اس دعوی کا پہلا ثبوت سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ (6-87) اور (2-1-55) یعنی اے نبی! ہم آپ کو ایسا تو پڑھائینگے جو آپ کبھی بھی نہ بھولینگے۔

مسئلہ قراءت

آیت کریمہ میں ہے کہ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (17-18-75) یعنی ترتیب کے ساتھ جامع قرآن بھی ہم ہیں اور اسے پڑھانے والے بھی ہم ہیں پھر جب ہم اسے پڑھیں تو آپ ہماری پڑھت کی اتباع کرنا۔ جناب قارئین! قرآن سے متعلق ان دو آیات میں چار عدد ضمیر واحد مذکر غائب کے استعمال ہوئے ہیں اگر بخاری میں واقع اسکے پسندیدہ پیشوا یہودیوں کی گھڑی ہوئی حدیثوں (41-5) کی طرح کہ قرآن سات قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے، یہ حدیث سچی ہوتی تو ان آیات میں چاروں جگہ استعمال کردہ ضمائر بجاء واحد مذکر کے جمع مؤنث کے استعمال ہوتے جو کہ وہ جمعهن-قرانهن -قرئناهن ہوتے اسلئے کہ قراءت کا لفظ مؤنث ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حدیث میں لفظ احرف کا استعمال ہوا ہے قرائت کا نہیں تو بھی جواب میں عرض ہے کہ چلو جمع مؤنث نہ سہی تو ان آیات میں ضمیر جمع مذکر کا۔ ھم۔ استعمال ہونا چاہیے تھا جو کہ نہیں ہوا، وہ کیوں؟
بہر حال ان آیات سے یہ تو لازمی طور پر ثابت ہوا کہ قرآن حکیم کی قراءت کا معلم اول اللہ ہے، پھر اس سے جناب رسول اس پڑھائی ہوئی ایک قراءت کے استاد اور معلم ہوئے اپنی امت کے حاضرین لوگوں کیلئے۔ اگر قرآن حکیم کی قراءات سات ہوتیں تو پورے قرآن میں انکا ذکر کہیں تو ہوتا بالخصوص آیات مذکورہ میں جن کے چار بار استعمال کردہ ضمائر واحد مذکر غائب سے سات قرائتوں اور سات حرفوں کی نفی ہوتی ہے۔ کیوں کہ سبعۃ احرف کا عدد جمع کے زمرہ میں آتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بالخصوص رواں دور میں سعودیوں کی جانب سے قرآن میں حرفی ملاوٹ کے نسخے شائع کرنے اور لاہور کے رشدی اہل حدیثوں کی جانب سے سعودیوں کی طرح سولہ عدد قرآن قرائات کے ناموں سے حرفی ملاوٹ والے قرآنی نسخے تیار

کرنے پر جب ہم لوگوں کے ساتھ انکی شکایت کرتے ہیں تو بے سمجھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہوا ہے، اسلئے اللہ خود ان سے نمٹ لے گا۔ سو جناب قارئین! حفاظت قرآن کی آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (15-9) کے اندر رب تعالیٰ نے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے جسکی معنی بنتی ہے کہ جب اللہ اپنے کام اپنے بندوں سے لیتا ہے تو قرآن کی حفاظت کرنے میں بھی ہم بندوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہے۔
جیسے کہ قرآن کا موضوع فلاح انسانیت ہے تو ہم انسانوں پر بھی فرض ہوتا ہے کہ ہم اپنی اصلاح اور فلاح کی کتاب کی حفاظت کریں، اسلئے کہ رب تعالیٰ نے ہم سے مخاطب ہوکر فرمایا ہے کہ لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (10-21) یعنی ہمنے جو کتاب آپکی طرف نازل کی ہے اسکے (قوانین کے) اندر تمہارا شرف اور قدر و منزلت ہے، اس حقیقت کو تم لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے۔ اب جب ہم قرآن کی حفاظت کرینگے تو گویا ہم اپنی عزت اور شرافت کی حفاظت کر رہے ہونگے اور قرآن میں تحریف سے مراد انسانی شرف اور عزت کی تحقیر و تذلیل ہوگی، اسلئے انسانی اقدار عالیہ کو بچانے کیلئے ملاوٹی قرآن بنانے والے سعودی حکمرانوں اور ان کے لاہوری رشدی ہمنواؤں کے ساتھ جملہ انسانوں کو جنگ کرنی ہوگی۔
معزز قارئین! زمانہ شروع اسلام میں منافقین لوگ جناب رسول علیہ السلام کی مجلس میں شریک ہوکر اپنے ایمان لانے کی دعوی تو کرتے تھے لیکن اپنی دلوں میں وہ مؤمن نہیں ہوتے تھے، تو رب تعالیٰ نے جناب رسول کو آگاہ فرمایا کہ اے میرے رسول! آپ ان لوگوں کیلئے جو کفر کی باتوں میں تیزی کرنے والے ہیں انکے صحیح طور پر ایمان لے آنے اور مؤمن بننے کیلئے غمگین نہ ہوں، ان لوگوں نے ظاہری طور سے ایمان لے آنے کی بات کی ہے وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (5-41) اپنی دلوں میں انہوں نے ایمان نہیں لایا، وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ

لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ (41-
5) اور جو لوگ یہودی (آپکی مجلس میں آتے ہیں) یہ اپنی طرف سے جھوٹی حدیثیں
بنانے کیلئے آپکے پاس آتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو آپکے پاس نہیں آرہے یہ انکی خاطر
جاسوسی اور مخبری کرنے آتے ہیں ساتھ میں آپکی حدیثوں کے الفاظ وکلمات کو اپنی
سوچ کے تابع بدل کرواپسی کے وقت جاکر انہیں سناتے ہیں، ساتھ میں انہیں یہ بھی
کہتے ہیں کہ اگر کبھی تم لوگوں کا رسول کے پاس بھی جانا ہو تو خیال کرنا کہ اگر وہ ہماری
طرف سے آپکو اسکی سنائی ہوئی حدیث بتائے تو اسے قبول کریں نہیں تو قبول نہ کریں۔

تحریف کیا ہے؟

حرف کی معنی ہے تبدیل کرنا اور کنارہ (حوالہ) (75-2) (16-8)
(11-22) الفاظ اور کلمات میں تبدیلی کیلئے سارے لفظ یا کلمہ کی تبدیلی ضروری نہیں
ہے کسی بھی لفظ اور کلمہ کا صرف ایک حرف بھی بدل دینے سے وہ پورا کا پورا لفظ بدل
جاتا ہے اس کیلئے میں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں وہ یہ کہ لفظ زید، یہ ایک نام
ہے جسکی مصدری حوالہ سے معنی ہے بڑھوتری، اب اگر اس میں حرف زا کی جگہ حرف
ہمزہ الف رکھا جائے تو اید کی معنی ہوگی "کئی ہاتھ" اور اگر صرف حرف زا کو نکالا جائے
گا تو ید، کی معنی ہوگی ایک ہاتھ، مطلب عرض کرنے کا ہوا کہ کسی بھی لفظ اور کلمہ کا
ایک حرف بھی آگے پیچھے کرنے ہٹانے سے پورا لفظ ہی تبدیل ہو جاتا ہے، یہ بات تو
ہوئی حرف کی تبدیلی کی لیکن صرف اعراب بدلنے سے بھی لفظ یا کلمہ تبدیل ہو جاتا
ہے مثال کے طور پر لفظ ربی کی معنی ہے اے میرا رب، یہاں اگر حرف "را" کو زبر کی
جگہ زیر دی جائیگی تو معنی ہوگی یہودیوں کا مولوی۔

جناب قارئین! میں نے اوپر بات کی جناب رسول سے انکے روبرو سنی ہوئی
احادیث کو مسخ کرنے کی جو قیامت تک آنیوالوں کو قرآن نے بتائی، اگر جو کوئی حجیت
حدیث کا پرستار یہ فرمائے کہ یہ بات قرآن حکیم نے تو صاف صاف طرح سے زمانہ

رسالت کے یہودیوں کے بارے میں یہ بات کہی ہے، تو میں ایسے سوال کرنے والے
کی خدمت میں ادب سے سوال کرونگا کہ امام بخاری نے اپنی کتاب بنام الصحیح البخاری
کے اندر جو حدیث نمبر 238 لائی ہے اور وہ اسکے کتاب الطلاق کی چوتھی حدیث بنتی ہے
کہ جونیہ نامی ایک عورت کو شہر کے کنارے ویران دیواروں میں لایا گیا تھا، راوی اسید
بیان کرتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے ان دیواروں تک تو ہمیں جناب نبی علیہ
السلام نے فرمایا کہ آپ یہیں بیٹھے رہیں اور خود گھر میں داخل ہوئے جس جگہ جونیہ
عورت کو امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کے گھر میں لایا گیا تھا اور اسکے ساتھ اس
عورت جونیہ کی محافظ دائی بھی تھی تو نبی علیہ السلام نے داخل ہوتے ہی جونیہ کو کہا کہ
آپ خود کو میرے لئے حوالے کریں (تیار کریں) تو اس عورت نے کہا کہ کیا کوئی ملکہ،
رانی خود کو کسی بازاری شخص کے حوالے کر سکتی ہے؟ (معاذ اللہ) پھر رسول نے خیال
کیا کہ اسپر ہاتھ پھیروں تو شاید اس سے اسے سکون آئے، اسپر جونیہ نے کہا کہ میں اللہ
سے پناہ مانگتی ہوں آپکے حوالے میں آنے سے، پھر رسول نے فرمایا کہ آپنے پناہ کے
ٹھکانے سے (یعنی اللہ سے) پناہ مانگی ہے۔ یہ کہکر رسول ہماری طرف باہر نکل آئے اور
فرمایا کہ اے ابو اسید یہ دو جوڑے رازقی کپڑوں کے اسے پہننے کیلئے دے دو اور اسے
اسکے گھر والوں تک پہنچا کر آؤ۔ اب کوئی بتائے کہ امام بخاری کی یہ لائی ہوئی حدیث کسی
مسلم شخص کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے؟ یا یہ بھی کوئی شخص بتائے کہ ایسی حدیث کوئی
مومن مسلم بندہ اپنی کتاب میں اسے درست قرار دیتے ہوئے لکھ سکتا ہے؟؟؟ یا اگر
اس حدیث پر کوئی امریکن عیسائی آدمی فلم بنائے تو کیا سے کیا ہو جائے!!! لیکن مسلم
لوگ کتاب بخاری کو قرآن کے مثل قرار دئے ہوئے ہیں، بڑی شرم کی بات ہے۔
لیکن شرم والوں کیلئے

سات قرائتوں والی حدیث

امام بخاری نے اپنی کتاب بنام الصحیح البخاری میں حدیث لائی ہے جو اسکی کتاب فضائل القرآن میں واقع ہے جسکا نمبر 2100 سو ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ جناب رسول کی حیاتی میں میں نے ہشام بن حکیم کو فرقان پڑھتے ہوئے سنا وہ ایسے حروف سے پڑھ رہا تھا جو مجھے رسول اللہ نے اسطرح نہیں پڑھایا تھا پھر قریب تھا کہ میں اسپر نماز کے اندر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا پھر جب اسنے سلام پھیرا تو میں نے اسکی گردن کو اسکی چادر سے لپیٹا اور کہا کہ تجھے یہ سورت کسنے پڑھائی ہے؟ اسنے کہا کہ، جناب رسول اللہ نے پڑھائی ہے، میں نے اسکو کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو مجھے تو رسول اللہ نے دوسری طرح سکھائی ہے پھر میں اسے گھسیٹتا ہوا رسول کی خدمت میں لے آیا، اور عرض کیا کہ میں نے اسے فرقان اسطرح پڑھتے ہوئے سنا ہے آپنے تو مجھے اس طرح نہیں پڑھایا، تو رسول اللہ نے پہلے ہشام بن حکیم کو چھڑایا پھر اسے فرمایا کہ اے ہشام پڑھو، تو اسنے اسی طرح پڑھکر سنایا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ بلکل نازل بھی اسطرح ہوا ہے، پھر عمر کو فرمایا کہ تم بھی پڑھکر سناؤ، تو اسنے بھی جناب رسول کے سکھانے کی مطابق پڑھکر سنایا تو اسے بھی رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے، بیشک یہ قرآن سات حرفوں میں نازل ہوا ہے اسلئے جسے ان ساتوں حروف میں سے کوئی حرف آسان لگے تو وہ اسے ایسے ہی پڑھے۔

محترم قارئین! سات قرائتوں کی جواز سے قرآن میں تحریف اور ردوبدل کا دروازہ کھولنے والی اس من گھڑت حدیث کے بعد آئیں کہ قرآن سے پوچھیں کہ اس بارے میں اسکا کیا فرمان ہے، اللہ کا اعلان ہے کہ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (50-29) یعنی میرا قول اور فیصلے بدلا نہیں کرتے، میرے اقوال محکم اور اٹل ہوتے ہیں اگر ان میں کوئی سی بھی تبدیلی آجائے تو یہ لوگوں پر بڑا ظلم ہو جائیگا، دنیا والو! سن لو! میں اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

محترم قارئین پہلے تو ان قرآن دشمن حدیث پرستوں نے سات قرائتوں کو سات لہجوں میں مشہور کیا، پھر جب دیکھا کہ مسلم امت والے لوگ اپنے قرآن سے غافل ہو چکے ہیں، تو انہوں نے سبعۃ احرف والی ایک مجوسی کی تیار کی ہوئی بوگس جڑ تو حدیث کا ترجمہ حرف بمعنی لہجہ سے بڑھا کر پھر حروف کی ملاوٹ اور قطع و برید تک اسے لے آئے۔

لہجہ کا مفہوم تو صرف آواز کی ادائگی اور ڈھنگ تک محدود ہے، لہجوں میں اگر حروف کو مزید طور پر لایا جائے گا تو وہ مستقل جدا زبان اور بولی کہی جائیگی، لیکن جو لہجے آواز کی ادائگی تک محدود ہیں انکے لئے بھی اللہ فرماتا ہے کہ جدا جدا آوازوں میں بات کرنے سے بھی بات کرنے والوں کے رویے پہچانے جاتے ہیں، جیسا کہ وَلَوْ نَشَاء لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ (47-30) یعنی اگر ہم چاہیں تو آپکو یہ منافق لوگ دکھائیں پھر آپ انکو انکی پیشانیوں سے پہچان جائینگے اور انکو گفتگو کے آواز سے بھی پہچان جائینگے اور اللہ تم سبکے اعمال کو جانتا ہے۔ سو آواز کی سر تار جس میں حروف کی تبدیلی بھی نہ ہو اگر صرف اعرابیں اور آواز ہی بدل جائے تو اسکی ادائگیوں اور ڈھنگ میں بھی مفاہیم بدل جاتے ہیں، پھر اگر حروف بدلے جائینگے تو یقینا کلام کے مفہوم بھی یقینی طور پر بدل جائینگے۔

شروع اسلام کے قرآن دشمنوں اور بعد والوں کا موازنہ

جناب قارئین! آپ نے شروعاتی دور کے قرآن دشمنوں کی قرآن میں ملاوٹ اور نبی کے نام سے مختلف قرائات کے حوالہ سے جعلی حدیثیں بنانے کی بات قرآن حکیم کی آیت کریمہ (41-5) کے حوالہ سے سمجھی، اب ذرا بعد میں پیدا ہونے والے دشمنان قرآن کی بات پر بھی غور کریں! جناب قارئین! فرقہ اہل حدیث کے شائع ہونے والے ماہوار مجلہ "رشد" لاہور شمارہ 4 جون 2009ع کے صفحہ نمبر 676

کے اخیر میں مضمون نگار نے حکومت سعودیہ کے پبلیشنگ ادارہ مجمع الملک فہد کو چار جدا جدا ملاوٹوں والی قرائتوں میں قرآن شائع کرنے پر خراج تحسین پیش کیا ہے بعد میں صفحہ نمبر 678 پر لکھا ہے کہ کلیۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور کے فضلاء میں سے تقریبا بارہ محقق اساتذہ نے محنت شاقہ فرماکر تین سال کے عرصہ میں وہ تمام غیر متداولہ قرائات میں سولہ مصاحف تیار کرلیے ہیں۔ اب غور کیا جائے کہ مسلم امت کی قرآن سے غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان دشمنوں نے ہماری پیٹھ پر کیسے تو خنجر گھونپے ہیں۔ جو زمانہ نبوت کے قریب والے دشمن یہودیوں نے بہروپیا بنکر قرآن کو سات حرفوں میں نازل کرنے کی حدیثیں بنائیں تو آج کے زمانہ والے رشدی اہل حدیث دشمنان قران نے سات کو بڑھا کر اس کی جگہ سولہ قرآن وہ بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہر لاہور میں بیٹھ کر بناڈالے۔

قرآن میں ملاوٹوں کے مقاصد

پہلے پہلے تو قرآن سے عالمی سامراج کی جنگ اسلئے ہے کہ اس کتاب کی تعلیمات سرمایہ داری اور جاگیرداری کا قلعہ قمع کرتی ہیں، جسکی تفاصیل قرآن کو قرآنی رہنمائی تصریف آیات سے پڑھنے پر سمجھ میں آئینگی، امت مسلمہ کی درسگاہوں میں عباسی دور خلافت میں مسلم امت کے نصاب تعلیم سے قرآنی مبادیات اور مأخذات کا دروازہ بند کردیا گیا تھا، اسکی جگہ یہود مجوس و نصاری کے اتحاد ثلاثہ کی نگرانی میں تیار کردہ روایات اور فقہوں کو قرآن سے چھینا ہوا منصب قضا اور مسند قیادت، حوالہ کردی گئی، جن کی روایات نے ہمارے رسول خاتم الانبیاء علیہ السلام اور اسکے اصحاب سے نفرت کی وجہ سے انکا معاشرتی تعارف اپنی خود ساختہ حدیثوں میں اسطرح کرایا ہے اور وہ بھی سفر جہاد پر باہر جانے کے وقت کی حدیث بنائی گئی ہے کہ منع کی ہے رسول نے رات کو دیری سے گھروالیوں کے پاس آنے سے (اس وجہ سے کہ) کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کررہا ہو یا انکی پردہ والیوں کی کھوج میں نہ ہو (حوالہ کتاب صحیح مسلم جلد ثانی،

کتاب الجہاد والسیر باب کراھیۃ الطروق، مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) قرآن حکیم میں دشمنان ملت نے اب جو قرائت کے نام سے ملاوٹوں کے تین اور سولہ جدا جدا ایڈیشن تیار کئے ہیں جو کل انیس ہوئے ان میں سے ورش نامی قرآن میں جناب خاتم الانبیاء کی شان و مرتبت پر بھی حملے کئے گئے ہیں، جناب قارئین! سورت المائدہ کی آیت نمبر 41 میں رب تعالیٰ نے اپنے رسول کو فرمایا ہے کہ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ (5-41) اسکی صحیح اور اصل عبارت میں لفظ یحزنک کے حرف یا کو زبر کی اعراب ہے، اب دشمنان قرآن نے ورش نام کی قرائت سے جو وحشت دکھائی ہے اس میں حرف یا کو پیش دی گئی ہے، اسکا معنوی فرق یہ بنتا ہے کہ یا کی زبر سے حزن کا فعل لازمی ہوتا ہے جسکی معنی ہے کہ اے رسول آپ دکھی نہ بنیں لوگوں کی کفر میں جلدی جانے سے، لیکن اگر اسکی جگہ محرفین قرآن والوں کی دی ہوئی اعراب حرف یا کو پیش دیکر اسے متعدی بناکر پڑھینگے تو اسکی معنی ہوگی کہ (آپ کوئی اپنے احساسات اور جذبات برائے حفاظت دین کی وجہ سے دکھی نہیں ہوتے)، ہاں البتہ لوگوں کا کفر میں جلدی جانا آپ کو دکھی بناتا ہے، یہاں معنی کے لحاظ سے بہت باریک فرق ہے جو بگاڑی ہوئی اعراب سے جناب رسول کی اس سے تحقیر ہوتی ہے کہ آپ خود اپنی طرف سے تو حفاظت دین کا احساس اور جذبہ نہیں رکھتے، جبتک کہ کوئی خارجی محرک نہ آکر آپکو برانگیختہ کرے۔ اس فرق کو فعل لازمی اور متعدی کے حوالہ سے سمجھا جائے، جاننا چاہیے کہ جناب نبی علیہ السلام کی تحقیر سے آدمی کافر بنجاتا ہے باب افعال کی خاصیت ہے کہ اس میں فاعل کی وجہ سے مفعول میں مصدری معنی آتی ہے۔

کعبہ پر آج بتوں کا قبضہ ہے

یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے۔

میں نے گذارش شروع کی تھی کہ قرآن میں دشمنوں کی طرف سے تحریف کے مقاصد کیا ہیں سے، جناب قارئین! انکے یہ مقاصد وہی ہیں جن سے انہوں نے اگلے ابنیاء کرام کو ملی ہوئی وحی کا بھی ستیاناس کیا تھا (22-52) جنہوں نے اپنے بائیبل عہد نامہ عتیق وجدید (انجیل) کا کباڑہ کیا ہوا ہے، اب وہ مسلم امت میں سعودیوں اور رشدی اہل حدیثوں کی طرح کی کالی بھیڑیں داخل کر کے انکے ذریعہ اللہ سے جنگ کر رہے ہیں کیونکہ اللہ نے صرف اپنے آخری رسول کی کتاب قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہوا ہے (9-15) قرآن جملہ انبیاء کی تعلیمات کا امین اور محافظ ہے حقیقت میں علم وحی جناب نوح علیہ السلام سے لیکر جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام تک جملہ انبیاء کو جو دی گئی ہے وہ اپنی جوہر میں ایک ہی ہے اور جمیع علم وحی کا موضوع انسان کو صالح بنانا ہے، یہ حقیقت قرآن کو تصریف آیات کی روشنی میں سمجھنے کی نیت سے پڑھکر دیکھیں آیت ایک تا تیرہ سورۃ 55۔ سوجو بھی کوئی شخص مکہ مدینہ میں بیٹھکر یا مصر اور کویت میں بیٹھکر یا کلیۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور پاکستان میں بیٹھکر قرآن حکیم میں قرائات کے بہانوں سے ملاوٹ کر کے اسے ایک سے بڑھا کر سولہ قرآن بنائیگا تو وہ انسانیت کا دشمن ہے، جناب رسول اللہ کا دشمن ہے، اللہ کا دشمن ہے، جناب قارئین میرے اس شور وشیون پر کوئی خفا نہ ہو یہ قرآن میں ملاوٹ کر کے اسے ایک سے سولہ پھر بیس قرآن بنانے والے حدیث پرست لوگ جناب رسول علیہ السلام کی قدر ومنزلت جاہ ومرتبت کے بھی کھلے دشمن ہیں، انکے بڑے امام اور محدث اور شیخ الحدیث امام بخاری نے اپنی کتاب بنام الصحیح البخاری میں حدیث گھڑ کر لکھی ہے کہ ایک انصاری عورت نبی علیہ السلام کے پاس آئی پھر آپنے اسکے ساتھ خلوت کی، اسکے بعد اسے کہا کہ قسم اللہ کی کہ تم (انصاری) عورتیں سب لوگوں میں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ (حدیث 218 کتاب النکاح) محترم لوگو! سوچو! غور کرو! جن حدیثیں بنانے والے لوگوں نے جناب رسول کی مرتبت کے ساتھ، عزت کے ساتھ اپنی

احادیث میں یہ حشر کیا ہے، توانہوں نے قرآن حکیم کے اندر ملاوٹی حروف اور اعرابوں کے ذریعے اور بہت کچھ کیا کیا نہ کیا ہوگا، اور اسکی ہلکی جھلک ابھی ابھی آپنے آیت (5-41) کے حوالہ سے دیکھی بھی سہی۔ پھر کیا ایسے گستاخان رسول اور محرفین قرآن کو مسلم مانا جاسکے گا؟

دیکھو کہ اللہ عزوجل قرآن میں ملاوٹ کرنے والے اہل حدیث سعودیوں کا پول کیسے کھولتا ہے۔

پورے قرآن حکیم میں ساری جماعت اصحاب رسول کی طرف سے مسائل قرآن سمجھنے کے لئے بطور وضاحت طلبی کے اندازاً کل سولہ سوال موجود ہیں جن سب کا ذکر قرآن نے متعلقہ موقعوں پر کیا ہے، جن کے تفاصیل اور حوالہ جات ہر شخص الفاظ قرآن کے کیٹلاگ سے معلوم کر سکتا ہے۔ جن جملہ سوالوں میں کسی ایک بھی صحابی، ساتھی، طالب علم قرآن کا ایسا سوال نہیں ہے کہ میں عرب کے فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتا ہوں ہمارا لہجہ سُر تار مکی مدنی نہیں ہے ہم یہ بعض بعض مکی مدنی حروف نہیں سمجھ سکتے اسلئے ہمارے قبیلہ کے حروف میں بھی قرآن نازل ہونا چاہیے؟۔

علماء لسانیات اپنے مشاہداتی تجربوں سے بتاتے ہیں کہ کسی بھی یک زبانی قومی خطہ کے اندر ڈیڑھ ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر اسی ایک ہی قومی زبان کے الفاظ میں کچھ کچھ متفرق حروف اور الفاظ بدل جاتے ہیں پھر ایسی قوم کے کامیاب ادیبوں اور لکھاریوں کی کامیاب تصنیفات مقالے اور مضامین وہ قرار دیئے جاتے ہیں جنکی تحریروں کو سکیڑوں میلوں میں رہنے والی دور دور رہنے والی ساری قوم بھی آسانی سے سمجھ جائے۔ تو قرآن حکیم کی عربی زبان کیلئے اللہ پاک نے جو اندازاً سولہ بار فرمایا ہے کہ میں اس کتاب قرآن کی آیات کو عربی مبین والی بولی میں نازل کر رہا ہوں۔

فارس کے قرآن دشمن حدیث سازوں اور آج انکی روحانی نظریاتی نسل جو اہل حدیث سعودی حکمران مصری کویتی اور مدرسہ کلیۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور

والوں نے مل ملا کر جو ایک قرآن کی جگہ انیس عدد مزید اور قرآن جدا جدا حروف کی ملاوٹ والے تیار کر رکھے ہیں انکی خدمت میں عرض ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی جناب موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ نے حکم دیا کہ اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى (24-20) جاؤ فرعون کی طرف وہ حد سے نکل گیا ہے تو جواب میں جناب موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ میرے سینہ کو کھول دے، میری اس مہم کو میرے لئے آسان بنا اور میری زبان میں گفتگو کیلئے روانی پیدا کر، جس سے لوگ میری بات کو سمجھ سکیں، اور میرے اہل سے میرا بوجھ اٹھانے میں کسے مقرر فرما میرا بھائی ہارون (بہت مناسب ہوگا) جس سے میری طاقت کو بڑھاوا ملے گا، اسے میرا شریک کار بنا۔ لگاتار موسیٰ علیہ السلام کئی سوال کرتا گیا، پھر آگے سے رب پاک نے جواب میں فرمایا کہ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَى (36-20) (بس بس) موسیٰ (مت گھبرا) تیرے سارے سوال منظور کئے جاتے ہیں۔ اب بتاؤ! موسیٰ کے سوالوں، مطالبوں کا ذکر پھر جواب ملنے کا ذکر، تو قرآن نے بتادیا لیکن صاحب قرآن محمد علیہ السلام کے سات حرفوں میں قرآن اتارنے والے سوال کے ذکر کو تو اللہ نے لایا ہی نہیں، کچھ تو شرم کرو سعودیو! شرم کرو۔ سبعۃ احرف والی جھوٹی سے حدیث قرآن میں تحریف کا دروازہ کھولنے والے حدیث پرستو! میں یہاں ایک قرآن کو بیس قرآن بنانے والے حدیث پرستوں کو بتادیتا ہوں کہ تمہاری سات حرفوں والی حدیث پہلی صدی یا دوسری صدی ہجری کے فارسی مجوسی اماموں نے بنائی تھی، پھر اسپر زائد نو اور تیرہ حرف بڑھا کر سولہ اور بیس قرآن بنانے کی حدیث، روایت یا فنکاری لاہور میں بنی؟ یا انگلینڈ کی جھنگل والی حویلی سے وہاں کے تیار کردہ اماموں نے یہ بنا کر تمہارے حوالے کی ہے؟

ایک تیر سے کئی شکار

ملک پاکستان میں ایک قانون بنام ناموس رسالت اور بلاسفیمی لا کے نام سے بنا ہوا موجود ہے، جنکے کچھ تفاصیل میں نے سندھی زبان میں قانون کی ایک کتاب میں

پڑھے ہیں، اس میں عنوان دیا گیا ہے "مذہب سے متعلق جرائم" اس قانون کی تشریح تین عدد شقوں A-B-C کے حروف سے کی گئی ہے جنکی سزا بالترتیب دو سال سزاء قید۔ دس سال سزاء قید۔ اور عمر قید یا سزاء موت مقرر کی گئی ہے۔ میں نے اس قانون کے رد میں اللہ کے قرآن کے حوالوں سے حکمرانوں کو لکھ بھیجا کہ اللہ کو گالیں دینے والے کیلئے اللہ فرماتا ہے کہ دنیا کے حاکمو! ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے انہیں میرے پاس آنے دو میں خود ان سے نمٹوں گا (108-6) اور قرآن کی مذاق اڑانے والوں کے لئے اللہ نے تعلیم دی ہے کہ آپ ایسی مجلس سے واک آؤٹ کر کے نکل جائیں، ان مذاق اڑانے والے منافقوں کو جہنم میں کفار کے ساتھ رکھ کر انکا احتساب کیا جائے گا (140-4) اور منکر رسالت کیلئے جناب رسول کو تعلیم دی گئی ہے کہ آپ اسے یہ کہیں کہ آپ کے نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا میرے اور آپکے درمیان اللہ اور اہل علم کی شاہدی کافی ہے (43-13) یعنی دشمنوں کی گستاخی اور بدزبانی پر اللہ نے اپنے رسول کو یہ فرمایا کہ وصبر علی مایقولون یعنی دشمنوں کی ایذارسانی والی گفتگو پر آپ اپنے نظریہ اور نصب العین پر جمے رہیں، وهجر هم هجرا جميلا آپ ان سے نہایت صفائی اور ستھرائی کے ساتھ اپنی خارجہ پالیسی میں ان سے الگ ہوجائیں وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا (11-73) یعنی آپکے انقلاب کے خلاف کیپیٹل بلاک والوں نے الزام تراشیوں اور جھوٹوں کی مہم چلائی ہوئی ہے (جیسی آپنے ابھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں کے حوالوں سے معلوم کی! (اے محمد علیک السلام ذرنی والمکذبین آپ مجھے اور ان جھٹلانے والے سرمایہ داروں کو چھوڑ دیں، میں جانوں اور یہ جانیں، میری ان کے ساتھ جنگ کی رزلٹ کیلئے کچھ مہلت درکار ہے۔ مطلب کہ قرآن حکیم کے ایسے قوانین کے رد میں علم حدیث سے مرتد کی سزا قتل اور ناموس رسالت کی ہتک کے مرتکب کو پاکستانی عدالتوں میں سزائے قید اور پھانسی یہ ایسے خلاف قرآن قوانین ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کے دنوں میں بنا کر کورٹوں کے حوالے کئے گئے تھے ایسے قوانین لانے والی پشت سے جو

نادیدہ قوت ہے جن سکو میں شاید ڈر کے مارے ظاہر نہ کر سکوں انکی دین اسلام سے
کوئی عقیدت یا محبت نہ تھی نہ ہے، ان سب کا صرف اور صرف یہ مقصد تھا اور ہے کہ
ہم لوگوں کو مذہب سے متعلق جرائم میں پھنسا کر سزائیں دلائیں تا کہ وہ ایسے مذہب
سے بھاگ کر مجبوراعیسائیت کی گود میں جا کر پناہ لیں وہ اس وجہ سے کہ ہندو مذہب نسلی
ہے یہودی مذہب بھی نسلی ہے وہ کسی غیر نسلی شخص کو قبول نہیں کرتے، سو عیسائیت کی
گود کے سواء ایسے پھنسائے ہوئے مسلم لوگوں کیلئے اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ پھر اس
طرح سے کیتھولک فرقہ کے پیشوا جان پوپ پال کی دعوی کہ یہ اکیسویں صدی دنیا میں
عیسائیوں کے غلبہ کی صدی ہوگی۔ اسے سچا کر کے دکھانے کی آبیاری بھی ایسے خلاف
قرآن قوانین بنا کر رائج کرنے سے ہو جائے گی، نیز اسلام کے نفاذ کے نام سے قائم لٹھ
بردار مذہبی شیدائی تنظیموں سے بھی ہوگی جو عورتوں کو اسکولوں کالجوں میں پڑھنے اور
کھلے منہ گھر سے باہر نکلنے پر اسلام کے نام سے جبری بندش لگانے والی ہونگی، جبکہ
قرآن حکیم نے خود حکم دیا ہے کہ عورتیں جب گھر سے باہر نکلیں تو چادر کو اسطرح
اوڑھیں جو انکا چہرہ کھلا ہوا ہو جو اسے پہچاننے کی وجہ سے کوئی لچا لفنگا انہیں آوارہ سمجھ کر
ذہنی اخلاقی ایذاء نہ پہنچائے (59-33) دنیا کے اندر مسلم ملکوں میں اسطرح کی جو
تنظیمیں اسلام کے نام سے جتنی بھی تشدد سے لوگوں کو عمل کراتی ہیں، انکا عملی مظاہرہ
فی الحال سوات سے شروع کیا گیا ہے ایسی جملہ تنظیمیں اور انکے خلاف قرآن قوانین، یہ
سب دشمن اسلام عالمی سامراج اور جان پوپ پال کی عیسائی امت اور فری میسن کی
طرف سے قائم کردہ ہوتی ہیں، عالمی سامراج کی اس ہنرمندی کو ایسے سمجھیں کہ مسلم
عوام ایسی تنظیموں کو اگر غیر قرآنی قرار بھی دیں پھر بھی انکی پشت پر پوپ پال کے
ٹارگیٹ کو حاصل کرنے کی فلاسفی پر انکی نظر نہ پڑ سکے، سو اس ہنر سے عالمی سامراج
مشرق بعید کے جزائر مشرقی تیمور کو انڈونیشیا جیسے مسلم ملک سے کاٹ کر دو قومی نظریہ
کے اصول پر جدا مذہب کے نام سے عیسائی ملک بنا چکا ہے اور افریقا کے مسلم ممالک
میں بھی تشدد پسند اسلامی تنظیمیں بنا کر انکی خلق آزاری سے کافی مسلم عوام کو انکے

ایذائوں سے بچنے کیلئے عیسائیت میں بھیج کر جاءِ پناہ دلائی گئی ہے۔ اسطرح سے بعد میں
جب وہاں ریفرینڈم کرایا گیا تو عیسائی آبادی بھی مسلم آبادی کے تعداد کو پہنچ گئی، پھر
جھٹ سے انکو بھی مذہب کے بنیاد پر پاکستان کی طرح جدا مملکت کا حق دلا کر اقوام
متحدہ کا ممبر بھی بنا دیا۔ جس ادارہ اقوام متحدہ کا وجود بھی فری میسن کا مرہون منت
ہے۔ اس فری میسن کے ہاتھ اب پاکستان کے گلے میں ہیں، یہاں کی مذہبیت بھی
قرآن کے نظریات کے سراسر خلاف ہے اور مذہب کے نام پر تشدد کرنے والی
تنظیموں کا کیا تعارف کرائیں، میرے پاس ہیرالڈ رسالے کے ایک مضمون کی فوٹو
اسٹیٹ کاپی موجود ہے جو کسی فوجی کیپٹن کا لکھا ہوا ہے، وہ لکھتا ہے کہ شروع پاکستان
کے وقت ملکی افواج کی چھاؤنیوں میں ملک کی جملہ تنظیموں کے داخلے، پر چار اور
ممبر شپ پر بندش تھی سواء تبلیغی جماعت کے، کچھ عرصہ بعد فوجی قیادت نے سوچا کہ
کیوں نہ اس جماعت کے اساسی پسمنظر سے لیکر اب تک، انکو سمجھا جائے پھر یہ ڈیوٹی
ملٹری انٹیلیجنس کے ذمے لگائی گئی، جنکی انویسٹیگیشن رپورٹ تیار ہو کر ملی تو انہوں
نے شبہ ظاہر کیا کہ انکے بنیاد میں کہیں فری میسن کی کارفرمائی نہ ہو۔ جسکے سارے کام
سینہ بسینہ باطنی رازوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پھر اس رپورٹ کے بعد چھاؤنیوں میں
تبلیغی جماعت کے داخلہ پر بندش لگائی گئی لیکن کیا کریں ہمارے افسران رائیونڈ کی
حاضری لگاتے رہتے ہیں۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر مرحوم کا کہنا تھا کہ اگر سمندر
کے تہہ میں دو مچھلیاں لڑینگی تو مجھے شبہ ہوگا کہ کہیں انکی جنگ میں بھی عالمی استعمار
کی کارفرمائی نہ ہو۔

"لوگوں کو عیسائی بنانے کا نیا فارمولا"

انیسویں صدی کے اخیر میں اکیسویں صدی کے استقبال کے وقت عالمی
سامراج نے دیکھا کہ مسلم امت کے اندر انکے کابرین یہود مجوس و نصاری کے اتحاد
ثلاثہ کی تیار کرائی ہوئی احادیث کو انکے نصاب کو تعلیم میں شامل کرنے کا اب وقت
ہے، جن کو عباسی مدعیان آل رسول نے بنوامیہ کو شکست دیکر قرآن کو درس گاہوں

اور عدالتوں سے بے دخل کر کے انہیں ذریعہ تعلیم بنایا اور عدالتوں پر حکمران بنایا تھا
آجکل بیسویں صدی میں انکے بنائے ہوئے علم حدیث کا اندرونی تبرائی روپ ظاہر
ہورہا ہے، سو یہ اب زیادہ عرصہ مسلم معاشروں کی درسگاہوں میں نہیں پڑھایا جاسکے
گا، جیسے کہ امام بخاری کی کتاب الصحیح کے اندر کتاب النکاح کی حدیث نمبر 114 میں
زمانہ جاہلیت یعنی قبل از نبوت نکاح کے چار اقسام بتا کر اصحاب رسول کی ایک بڑی
جماعت کو اس حدیث میں اولاد زنا قرار دیا گیا ہے العیاذ باللہ۔ اسلئے عالمی سامراج اور
انکی طرف سے مسلم امت میں داخل کردہ بہروپیوں نے ٹھئے کیا ہے کہ کیوں نہ علم
حدیث کو بھی بچائیں اور اس علم کی روایات کے نام سے مسلم امت کی کتاب قرآن میں
قرآئات کے ناموں سے ایک قرآن کی جگہ سولہ اور بیس یا مزید بھی کئی سارے قرآن
بنادیں پھر کتاب قرآن میں سولہ اور بیس بار تحریفی حروف و حرکات سے اسکے انقلابی
اور اصلاحی مفاہیم کا رخ ہی پھیر دیں۔ یعنی ان احادیث کے مفاہیم کو سولہ اور بیس
قرائتوں کی ہیر اپھیریوں سے قرآن کے اندر لے آئیں، جس سے آگے انکا والا خالص
نسخہ کا ایک قرآن بقیہ پندرہ یا انیس ملاوٹی قرآنوں کی کثرت اشاعت سے جو کویت اور
سعودی حکومت کی لامحدود دولت سے اتنے تو کروڑوں کی تعداد میں شائع کریں جو
جناب محمد علیہ السلام والا اصلی نسخہ ڈھونڈھے سے بھی نہ ملے اور جب یہ جدید قرائتوں
کے ناموں سے ملاوٹ کردہ قرآن لوگوں کو دیں یا سمجھائیں پھر اگر وہ اسے قبول کرنے
اور ماننے سے انکار کریں تو انکو "بلاسفیمی لا" کے ذریعہ سے سامراج کی پٹھوں مسلم
ملکوں کی عدالتوں میں منکر قرآن قرار دیکر عمر قید اور پھانسی کی سزائیں دلائیں!! محترم
قارئین! میری یہ عرضداشت کوئی میری کھوپڑی کی اختراع نہیں ہے، بلکہ یہ انکی ہی
بات ہے جو خود انکے قلم سے لکھی ہوئی ہے جسے حوالہ کے ساتھ میں آپکی خدمت میں
پیش کر رہا ہوں۔ فرقہ اہل حدیث کا آرگن مجلہ ماہوار رشد جو لاہور سے شائع ہوتا ہے
اسکے بڑے ضخیم تین عدد شمارے قراءات نمبر کے طور پر 2009ع شائع ہوچکے ہیں

جسکے پہلے شمارہ میں مضمون نگار انکی احادیث میں قرائات کے ثبوت میں جو احکام ہیں
انکے لئے جمع کتابی کے عنوان سے تحت لکھتا ہے کہ۔ چوتھا فائدہ: جمع کتابی کا ایک
انتہائی اہم فائدہ یہ ہے کہ فتنہ انکار حدیث کی سرکوبی ہوگی، کیونکہ انکار حدیث کا ایک
اہم سبب یہ بھی ہے کہ احادیث سے قرائات کا ثبوت ہوتا ہے، جو کہ منکرین قرائات
کے مطابق قرآن کی قطعیت کے منافی ہے۔ لہٰذا وہ احادیث جن میں قرائات کا ذکر
ہے غیر مستند ہیں اور جن راویوں سے وہ روایات منقول ہیں وہ غیر ثقہ ہیں۔ جب
قراءات مصاحف کی شکل میں موجود ہونگی تو جسطرح قرائات کا انکار ناممکن ہوگا اس
طرح انکار حدیث جو قرائات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ختم ہوجائیگا اور اس سے انکار حدیث
کی باقی بنیادوں پر بھی زد پڑے گی۔ (اقتباس ختم از ماہوار رشد صفحہ نمبر 677-678)
امید ہے کہ قارئین سمجھ گئے ہونگے۔ اگر انکی مستقبل کی اسکیموں کی طرف آپ میری
طرف سے پیش کردہ اندیشہ کو نہ سمجھ سکے ہوں تو اقتباس کے جملہ سرکوبی پر غور کریں
یہ ہی کافی ہے۔ یعنی یہ لوگ مار مار کر لوگوں کو حدیثوں والی قرائات میں جو قرآن کے
اندر حروف کی ملاوٹ کی گئی جنکی وجہ سے قرآن کے مفاہیم بھی بدل جاتے ہیں جب انکو
کوئی نہیں مانے گا تو ایسے آدمی کو منکر قرآن کی چارجز لگا کر یہ لوگ سامراج کی پٹھو مسلم
ملکوں جیسی کٹھ پتلی حکومتوں کے ہاتھوں ملاوٹ شدہ قرآنوں کو نہ ماننے والوں کو، عمر قید
اور پھانسیں دلائینگے۔ میں نے جو اس ملک کی عوامی جمہوری حکومت کو بھی کٹھ پتلی قرار
دیا ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ میری اطلاع کے مطابق موجودہ صدر زرداری صاحب کے
پاس اسکا ایک دوست میرا لکھا ہوا مضمون بصورت پمفلیٹ بنام۔ غیرت ایمانی کے
اظہار کا وہ طریقہ جو قرآن نے سکھایا۔ لے گیا اور کہا کہ ملک کا قانون جو بلاسفیمی لا ہے
وہ خلاف قرآن ہے اور غلط ہے جسکے قرآن سے دلائل اس مضمون میں اسطرح تو دئے
گئے ہیں جو ان کا کوئی جواب نہیں ہے، تو جواب میں صدر صاحب نے کہا کہ ایسی کوئی
بات نہیں ہے، اس قانون کو میں بھی صحیح نہیں سمجھتا اور بات قرآنی دلائل کی بھی

نہیں ہے، اصل میں اس ملک کی مذہبی پیشوائیت کی مرضی اور منظوری کے بغیر اس بل کو ہم ہاتھ بھی نہیں لگاسکتے۔

سامراج کی طرف سے انکی نمائندہ مذہبی پیشوائیت کے اصل حکمران ہونے کے ناطے ایک اور بات بھی عرض کروں۔ ملک کے اہل مطالعہ لوگوں کو علم ہوگا کہ بھٹو کے دور میں جب 1973ء کا آئین تیار کیا گیا تھا اب رسمی طور پر پارلیمانی اجلاس بلاکر اس میں صرف اعلان کرنا تھا، تو اس دن اجلاس کے شروع میں اسپیشل ہوائی جہاز میں وزیر قانون حفیظ پیرزادہ صاحب اسلام آباد سے لاہور جاکر مودودی صاحب سے منظوری لینے گئے کہ آپ اجازت دیں تو آئین کا اعلان کریں، کیا جوڑ ہے، کیا تک ہے، اسکی معنی تو یہ ہوئی کہ اسمبلی کی حیثیت تو ربڑ اسٹمپ سے بھی گئی گذری ہوئی۔

صدر زرداری اور شاہ سعود کے جواب کی مماثلت

مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے اپنی کتاب فلسفۃ الثورہ میں لکھا ہے کہ میں ایک سال حج کرنے گیا وہاں حج کے نام سے رسومات اور ارکان حج کو دیکھ کر پریشان ہوا کہ انکا تو قرآن سے جوڑ ہی نہیں لگتا، پھر میں نے بادشاہ شاہ سعود کو کہا کہ تم لوگوں نے یہ رسومات حج کہاں سے لاگو کی ہوئی ہیں؟ تو جواب میں اسنے کہا کہ اس مسئلہ میں آپ چپ رہیں یہ کام مذہبی پیشوائیت کے حوالہ سے ہے ہم اگر انکے کاموں میں دخل دینگے تو ہماری بادشاہی کی خیر نہیں ہوگی۔ اہل مطالعہ تو جانتے ہیں کہ سعودیوں کی مذہبی پیشوائیت برطانوی سی آئی ڈی آفسر کرنل لارینس آف عربیہ کی تیار کردہ تھی۔ پڑھکر دیکھیں کتاب "ہمفرے کے اعترافات"۔

خمینی انقلاب سے پہلے مسلم ممالک کا عالمی سامراج کی طرف سے ہیڈ کانسٹیبل شاہ ایران تھا، خمینی صاحب کے اوپر چونکہ متنازعہ مذہبی چھاپ تھی اسلئے شاہ والا عہدہ سعودی بادشاہوں کو دیا گیا اور انکے اس پروموشن سے مقصد مسلم طالبانائیزیشن قائم کرکے ان کے ہاتھوں سوویت یونین کو بھی ختم کرنا تھا، ان سب کاموں سے عالمی سامراج نے

فرصت پاکر اپنے نیو ورلڈ آرڈر میں رکاوٹ کتاب قرآن کو قرار دیا ہوا ہے، اسلئے سعودی حکومت سے سوویت یونین کے سقوط کے بعد اب انکا ایک قرآن میں ملاوٹیں ڈال ڈال کر اسکا چہرہ بگاڑنا مقصود ہے، اہل مطالعہ کو یاد ہوگا کہ ایک امریکی صدر نے سوویت یونین کے صدر غالبا برزنیف کو خط لکھا تھا کہ ہمیں آپکے کمیونزم سے اتنا خطرہ نہیں ہے، جتنا کتاب قرآن (کے معاشی نظام) سے خطرہ ہے۔ اسکے لئے پاکستان کے شہر لاہور کے اہل حدیثوں کے کلیہ نامی مدرسہ کے قاری لوگوں نے اپنی تنخواہیں حلال کرکے کھانے کیلئے ایک قرآن سے سولہ قرآن جدا جدا قرائات جدا جدا حروف اور اعرابوں کی ردوبدل سے تیار کرکے رکھے ہیں اس بات کا اعلان انہوں نے اپنے ماہوار رسالہ الرشد شمارہ 4 ماہ جون 2009ء میں کیا ہوا ہے ایسے محرفین قرآن کا شجرہ نسب سمجھنے کے لئے تاریخ کے اس واقعہ سے ان لوگوں کا تعارف حاصل کریں کہ، امام انقلاب عبیداللہ سندھی جب جلاوطن ہوکر آزادی کی ہلچل کیلئے کابل میں جاکر رہے تھے، ان دنوں انگریزوں نے اپنی جھنگل کی حویلی کے فاضل شخص انگریز عیسائی کو جامع مسجد کابل کا پیش امام بنوایا تھا، تاکہ وہ وہاں سے سندھی صاحب کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔

عالمی سامراج کی، جڑ تو اسلامی نصاب تعلیم سے ہمدردی

میں سال 1983ء میں جب حج پر گیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ مکۃ المکرمہ کی جامعہ ام القریٰ یونیورسٹی کا وائیس چانسلر اور مدینۃ المنورہ یونیورسٹی کا وائیس چانسلر ان دونوں نے تفسیر اور علم حدیث میں انگلینڈ کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ جہاں اسلامیات کے استاد پروفیسر سارے یہودی اور نصاریٰ ہیں۔

قرآن میں حرفی ملاوٹ کے انکشاف کو عرصہ ہوگیا جس سے اصل میں ناموس رسالت کی بھی توہین ہوئی ہے پھر بھی ناموس رسول اور قرآن کی ہتک آمیزی پر مذہبی پیشوائیت نے آج تک کوئی احتجاج نہیں کیا، کیوں؟

مسلم امت کے عامۃ الناس لوگوں کے متعلق ہمارا یقین ہے کہ انکی دلوں
میں جتنی محبت اور عقیدت جناب رسول علیہ السلام سے متعلق ہے بعینہ انکی وہی محبت
اور عقیدت اللہ کی کتاب قرآن حکیم سے بھی ہے۔ یہاں سوال ہے مذہبی قیادت اور
نام چڑھے پیشوائوں کے متعلق کہ تاریخ اسلام کے اتنے بڑے سانحہ پر انکے کانوں پر
جوں تک بھی نہیں رینگی وہ کیوں؟ اصل بات یہ ہے ک مسلم امت کو کعبۃ اللہ کے
مصلے سے لیکر ملکہا ملکوں میں عالمی سامراج نے مذہبی قیادت آرٹیفیشل اور جڑتو دی ہوئی
ہے، جسکی باگ ڈور بھی انکے ان داتا سامراج کے ہاتھوں میں ہے، سامراج کے ماہرین
سیاست اپنے پروردہ قائدین مذہب کی ساکھ قائم کرنے کیلیئے ان سے گو امریکہ گو اور
اسرائیل مردہ باد قسم کے نعرے لگوا کر انکی سامراج دشمنی اور اسلام دوستی کی پت
بڑھاتے رہتے ہیں یعنی خود کو گالیاں دینے کا بھی انہیں مالی معاوضہ ادا کرتے ہیں۔ بڑا
زمانہ گذر چکا ہے جو اس مذہبی قیادت نے امت مسلمہ کو یہ باور کرایا ہوا ہے کہ زندگی
کے مسائل حیات علم حدیث اور امامی فقہوں سے سیکھنے ہیں اور کتاب قرآن صرف
مرے ہوئے لوگوں کو ایصال ثواب کی خاطر پڑھنا ہے اور بس۔ سو یورپ اور امریکہ
میں رہنے والے مسلم اسکالروں نے ہمیں بتایا ہے کہ وہاں کے لوگ جو جناب رسول
علیہ السلام کی حیات اقدس کے خلاف گستاخانہ خاکوں پر مشتمل فلمیں بناتے رہتے ہیں
وہ جزوی طور اسلامی کتابوں کے علم حدیث سے ایسی گستاخی والی باتیں اخذ کرتے ہیں،
پھر ایسی فلموں کو یوٹیوب میں ڈالکر دنیا والوں کے سامنے ہمارے رسول کی کردار کشی
کرتے ہیں، پھر عالمی طاقتوں کے اسلام دشمن خفیہ ادارے آرٹیفیشل مذہبی قیادت سے
انکے ایسے عمل کے خلاف احتجاج بھی خود کراتے ہیں، تاکہ دنیا کے اہل علم لوگ
احتجاجوں کی وجہ سے مسلم امت کے علم حدیث میں جناب رسول کی وہ فلمی گستاخیوں
کے ماٰخذات خود پڑھ کر حدیثوں والی سیرت رسول کو دیکھیں! یہ اسلام دشمن قوتیں
اگر اپنے جاری کردہ گستاخانہ فلموں کے خلاف خود احتجاج نہ کرائینگی تو ہر کوئی شخص ان

کی اس قسم کی حرکتوں کو مذہبی رقابت قرار دیکر مسلم امت کے دین اسلام اور سیرت
رسول سے متعلق علم حدیث کو پڑھنے اور فلمی خاکوں کی جانچ پڑتال کرنے کو اہمیت
نہیں دیگا، یہ پسمنظر جو یورپ میں رہنے والے اسکالروں نے ہمیں بتایا ہے میں راقم
عزیز اللہ بھی انکی اس بات کو غلط قرار دے دیتا، لیکن میں اس شش و پنج میں ہوں کہ
کعبہ کے متولی سعودی حاکموں اور انکے ہمنوا اہل حدیثوں نے سالوں سے جب ایک
قرآن سے بڑھا کر حرفی ملاوٹوں والے مزید اب تک انیس قرآن تیار کر ڈالے ہیں تو
انکے خلاف ہمارے ملک کی مذہبی قیادت کیوں نہیں بھڑک اٹھی؟ اور عام مسلم امت
والوں کو اس سانحہ سے کیوں بے خبر رکھا؟؟؟ سو لگتا ہے کہ دال میں کوئی کالی چیز ہے یا
پوری دال ہی کالی ہے۔ اس دال میں جو کالک ہے وہ یہ ہے کہ اگر سامراج والے مسلم
مذہبی قیادت کو ناموس قرآن کی ہتک کے خلاف احتجاجوں کی اجازت دیگی تو اس سے
پھر دنیا کے علمی جستجو والے سنجیدہ لوگ کتاب قرآن کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو جائینگے
، جسکو وہ لوگ قبول کرنے کیلیئے تیار نہیں ہیں، اسلیئے کہ تعلیم قرآن سے ان انقلابوں کا
دروازہ کھل جائیگا جن سے استحصالی جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے تاج اچھالے
جائینگے اور تخت گرائے جائینگے۔

ازاول تاہنوز قرآن کے نسخہ محمدی کو صفحہ ہستی سے ہٹانے کی اسکیم!!

جناب رسول علیہ السلام کے مبارک دائیں ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآن حکیم
کی ماسٹر کاپی سے آپ جناب کی نگرانی میں روزانہ صبح و شام قرآن لکھوانے کی کلاسیں
قائم کر کے جماعت اصحاب کرام کی بڑی ٹیم کو اسکے کئی نسخے لکھوا کر حیات طیبہ میں ہی
اطراف مملکت میں پہنچائے جاتے تھے (5-25) اور یہی سلسلہ دور نبوی کے بعد بھی
سرکاری طور پر جاری رہا، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ کام پرائیویٹ طور پر بھی تاہنوز
جاری ہے۔

موجودہ نسخہ قرآن اور اسکی قرائت محمدی ہے (18-17-75) علم حدیث ساز، قرآن کے دشمنوں نے جمع قرآن، قراءت قرآن، اور کتابت قرآن، ان تینوں کارناموں سے جناب رسول کو الگ تھلگ دکھا کر انہیں پہلے تین خلفا کے کھاتے میں گنوایا ہے، یہ صرف اس مقصد کی خاطر کہ عرب سے باہر کے ملک اور اقوام جو انکے دور خلافت میں مفتوح ہوئے تھے، سو قرآن کو انکے فاتحین کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے شکست کے صدمہ اور غصہ کے انتقام میں، فاتحین کے ناموں سے فطری طور پر پیدا ہونے والی نفرت کو بڑھا کر مفتوحین فارس روم اور افریقن اقوام کو قرآن سے نفرت دلائی جائے۔

زمانہ نبوت میں جن لوگوں نے جناب رسول سے مطالبہ کیا تھا کو وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ (15-10) یعنی اسکے سواء کوئی اور قرآن دو یا اسمیں تبدیلی لاؤ تو انکے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے آج کی پندرھویں صدی میں سعودی حکمرانوں اور لاہور شہر کے رشدی اہل حدیثوں نے ملکر ایک سے بڑھا کر فی الحال انیس قرآن بناڈالے ہیں یہ سب اس فلسفہ اور حکمت کے تحت بھی ہے جو زمانہ نبوت میں منکرین قرآن نے کہا تھا کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (26-41) یعنی اس محمدی نسخہ قرآن کو نہ سنو! اور اس میں اتنی تو لغویات داخل کرو جن کے زور سے تم غالب ہو جاؤ، سو ان سامراج کے پروردوں کی یہ اسکیم دیکھنے میں آرہی ہے کہ یہ لوگ اپنی ملاوٹوں والے انیس عدد قرآن مدینۃ الرسول کے مقدس نام کے تقدس سے ملاوٹی انیس ایڈیشن لاتعداد حساب سے چھاپ چھاپ کر دنیا میں مفت تقسیم کرینگے اور قرآن حکیم کے موجودہ اصلی محمدی نسخہ جسکو انہوں نے حفص کی قرائت والا مشہور کیا ہوا ہے اسکی چھپائی اور تیاری کو گم کرتے جائینگے اس اسکیم سے یہ لوگ اصلی محمدی نسخہ قرآن پر غالب آجانا چاہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

محترم قارئین! لاہور پاکستان سے شائع ہونے والے فرقہ اہل حدیث کے ماہوار رسالہ رشد نے اپنی اشاعت ماہ جون 2009ع کے شمارہ میں انکشاف کیا تھا کہ حکومت سعودیہ نے مجمع ملک فہد کے نام سے مختلف قرائات پر مشتمل قرآن حکیم کے چار عدد ایڈیشن شائع کئے ہیں رسالہؒ کے مضمون کے مطابق ان نسخوں میں قرائتوں کی آڑ میں کئی نئے حروف کا اضافہ بھی ہے اور تبدیلی بھی کی گئی ہے۔ جسکو انہوں نے جمع کتابی کا نام دے رکھا ہے۔ ہم نے رسالہ کے اس انکشاف پر ایسے ملاوٹی حروف والے مطبوعہ نسخوں کی بہت تلاش کی لیکن کہیں سے بھی وہ نہ مل سکے کسی باخبر آدمی نے بتایا کہ وہ ملاوٹ والے نسخے افریقہ میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔ اور مجمع ملک فہد کے مطبوعہ قرآنی نسخوں کو دو نام دئے گئے ہیں ایک فحص۔ دوسرا ورش۔ سو فحص نامی نسخے برصغیر اور عرب کے مسلم ممالک میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور ورش نامی نسخے جن میں قرائات والے حروف کے نام سے کٹوتی اور ملاوٹ کی ہوئی ہے وہ افریقی ممالک میں تقسیم کئے جارہے ہیں۔ افریقی ممالک تک تو ہماری رسائی نہیں تھی اب جو دنیا بھر میں امریکہ کی بنائی ہوئی جناب رسول علیہ السلام کے شان اقدس کے خلاف توہین اور گستاخی پر مشتمل فلم کو کمپیوٹر کی انٹرنیٹ کے یوٹیوب پر دکھایا گیا جس کے تفصیل میں ہمیشہ یہ عیسائی اور یہودی لوگ اہل حدیث لوگوں کی مسلمہ کتب احادیث بخاری مسلم وغیرہ کی حدیثوں میں سے گستاخیوں والی اسکرپٹ بناتے ہیں، بہر حال امت مسلمہ کے غیرت مند لوگوں کا ایسی فلم کے خلاف احتجاج کیلئے ایک سمندر اچھل پڑا جو تادم تحریر جاری ہے، سو ایک

طرف یہ بحران جاری ہے تو عین ایسے دنوں میں حکومت سعودیہ کے مجمع ملک فہد کا
چھپایا ہوا قرائتوں کے نام سے ملاوٹ اور تحریف کردہ ایک نسخہ قرآن کو انٹرنیٹ پر لایا
گیا ہے، اس سلسلہ میں میرے دوستوں نے کمپیوٹر سے اس ملاوٹ کردہ قرآن کے ساتھ
ایک انگریزی مضمون بھی پرنٹ شدہ ڈاؤن لوڈ کر کے دیا ہے جسکا عنوان ہے

Which – Quran? یعنی، کونسا قرآن؟

یہ سرخی اور عنوان پڑھتے ہی میں بدک گیا اور میرے کان کھڑے ہوگئے
کہ یہ سوال تو ہم مسلم لوگ بلکہ پوری دنیا کے لوگ بائیبل کے متعلق انجیل کے متعلق
کیا کرتے ہیں کہ کونسا انجیل؟ متی کا؟ مرقس کا؟ لوقا کا؟ یا یوحنا کا؟ سعودی حکومت اور
انکو یونین جیک کی طرف سے ملے ہوئے داڑھی پوش دم چھلوں کی اس کارستانی پر میں
اپنے سر کو ہاتھوں میں تھام کر پیچھے صدیوں کی تاریخ میں گم ہوگیا۔ اچانک مجھے یاد آیا
کہ جب میں ڈسمبر 1970ء میں جیل کی سزا کاٹ کر باہر نکلا تھا تو تحصیل ٹھل ضلع
جیکب آباد کے زمیندار سید احمد شاہ نے میری دعوت کی میرا ویسے بھی انکے پاس جمعیۃ
علماء اسلام تنظیم کے تعلق کے حوالہ سے آنا جانا بہت تھا۔ وہاں شاہ صاحب نے مجھے کہا
کہ محمد امین خان کھوسہ ہمارے پڑوس کے زمیندار ہیں انکی گائے چوری ہوگئی ہے میں
بطور ہمدردی اسکے پاس جانا چاہتا ہوں آپ بھی میرے ساتھ چلیں اور میں ویسے بھی
غائبانہ محمد امین خان سے عقیدت رکھتا تھا وہ اسلئے کہ امام انقلاب عبید اللہ سندھی جلا
وطنی کے دنوں میں جب سعودی ملک میں رہے ہوئے تھے اور وہ واپس ہندستان آنا
چاہتے تھے تو سندھ کے وزیر اعظم اللہ بخش سومرو کو محمد امین خان کھوسو نے ذہنی طور
پر آمادہ کیا کہ وہ برطانیہ حکومت کو منوائے کہ عبید اللہ سندھی کو واپس ملک میں آنے کی

اجازت دی جائے، پھر الہ بخش سومرو نے تاج برطانیہ کے باغی عبید اللہ سندھی کی ملک
میں واپس آکر سیاسی سرگرمیاں نہ کرنے کی ضمانت خود دی اسطرح وہ واپس آئے
بہرحال ہم محمد امین خان کے گاؤں جاکر اسے ملے دوران ملاقات میں نے خانصاحب کو
کہا کہ لائل پور کی فری میسن لاج نے مطالبہ کیا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کو ملک کا وزیر
اعظم بنایا جائے۔ کھوسہ صاحب نے مجھے جواب میں بڑے تلخ لہجہ سے کہا کہ جب
پاکستان بنایا ہی فری میسن تنظیم نے ہے تو انکو حق پہنچتا ہے کہ وہ جسے چاہیں اسے حکمران
بنائیں، آپ ملا لوگوں کو کیا خبر؟ یہ ملک پاکستان اور سارے مسلم ممالک تمہارا مکہ مدینہ
والا اسلامی ملک سعودی عرب ان سب کی حکمرانی کیلئے فری میسن تنظیم کے یہودی خود
اپنے خاص لوگوں کو مقرر کراتی ہے۔ پھر تو علمی دنیا میں سعودی خاندان کی متداولہ
تاریخ بھی میری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی کہ یہ اصل میں نسلی طرح کون ہیں؟
اور خانصاحب عبدالولی خان پختون لیڈر کا بتایا ہوا قصہ بھی یاد آیا کہ اسکی دہلی میں ایک
ہندو اسکالر سے ملاقات ہوئی تھی جو عربی زبان بڑی فصاحت اور روانی سے بول رہا تھا
اور معلوم کرنے پر اسنے بتا کہ وہ غلام ہندستان کے زمانہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا، سی۔
آئی۔ ڈی انسپیکٹر تھا ایک دن اسکو ایک آڈر ملا جس میں اسکا تبادلہ، عرب ملک میں کیا
گیا تھا، وہاں پہنچ کر اسنے آفیس والوں کو آرڈر دکھایا تو انہوں نے کہا کہ آپکو تو کرنل
لارنس صاحب نے منگوایا ہے، آپ اسے ملیں، مجھے اسکا کمرہ بتایا گیا میں اسے ملا تو اسنے
مجھے حکم دیا کہ آپ آئندہ یہ لباس نہ پہنیں اور عربی جبہ سر پر کالی رسی وغیرہ پہنیں اور
ہم آپکو عربی زبان سکھانے کا بندوبست کرتے ہیں جب آپکو عربی زبان پر عبور ہوگا تو
آپکی اصل ڈیوٹی پھر شروع ہوگی اور اتنے عرصہ میں پڑوس کی مسجد میں نماز پڑھنے جایا
کرو اور نماز سے متعلق جملہ مسائل اور طریقہ کار کو بھی سیکھو، پھر جب میں عربی زبان

مکمل طور پر سیکھ چکا تو پھر نیا آرڈر ملا تو، میں شہر مدینہ میں مسجد نبوی کا موذن بنایا گیا اور خود کرنل لارینس پیش امام بنا، پھر ہم دونوں وہاں سات سال اکٹھے ڈیوٹی ادا کرتے رہے اسطرح مجھے عربی زبان بولنے میں مہارت حاصل ہوگئی۔ دنیا میں انگریز سی آئی ڈی افسر ہمفرے کی جو ڈائری کتابی شکل میں متداول ہے، اس میں اسنے لکھا ہے کہ سعودیوں کا شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب اسکا تیار کیا ہوا شیخ الاسلام تھا۔ جسکو شراب پینے اور متعہ کرنے کے جواز کا علمی طور پر اسے قائل کیا اور اس پر اسکو عمل بھی کرایا جب ہی تو آجکل سعودی حکومت نے بھی متعہ کو حلال قرار دیا ہوا ہے بعض اہل مطالعہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمفرے اصل میں کرنل لارینس کا ہی دوسرا نام ہے، پھر کرنل لارینس کا مسجد نبوی کی امامت سے تبادلہ کرکے اسے شمالی وزیرستان لایا گیا جہاں اسے ٹارگیٹ دیا گیا تھا کہ وہ افغانستان کے بادشاہ غازی امان اللہ کو قتل کرائے یا معزول کرائے، سو کرنل لارینس نے کرم شاہ کے نام سے پیر بنکر میران شاہ شہر کے کنارہ پر خانقاہ قائم کی اور وہاں سے کرامات دکھا دکھا کر غازی امان اللہ کو معزول کروا کر ملک بدر کرایا۔

میں سال 1983ء میں حج کرنے پانی کے جہاز میں گیا تھا جو سفر کراچی سے جدہ تک اندازا آٹھ دن تک رہا، ایک دن ایک رفیق سفر نے کہا کہ میں نے جہاز کے کیپٹن کو کہا ہے کہ اس جہاز میں ہم تین چار عالم دین ہیں ہمیں آپ جہاز کا کنٹرول روم گھمائیں اور جہاز کے کچھ کوائف سمجھائیں سو اسنے میری بات قبول کی ہے دوسرے دوساتھی تیار ہیں آپ بھی اٹھیں تو اوپر چلیں، میں انکے ساتھ ہولیا، کیپٹن صاحب ہمیں ضروری چیزیں سمجھانے کے بعد جب فارغ ہوئے تو ہم سے کہا کہ مجھے آپکو کچھ اہم اور ضروری بات کرنی ہے، ہمنے کہا ضرور ضرور فرمائیں ہم سن رہے ہیں۔ تو اسنے

کہا کہ آپ عالم لوگ ہیں آپ اپنے علاقوں میں مساجد میں ضرور لوگوں کو جمعہ جمعہ کے دن عوام میں تقاریر کرتے ہونگے آج کا دور امت مسلمہ پر ازمنہ وسطی کی طرح کا دور ہے جس میں مسلم خلافت پر عیسائی دنیا کے لگاتار حملے ہوئے تھے۔ سو آپ مسلم امت والوں کو دشمنوں کی یلغار سے باخبر کریں اور انکے کارندے ہماری صفوں میں معاشرہ میں ضرور ہونگے آپ انکے خلاف ان کو ناکام بنانے کیلیئے لوگوں کو تیار کریں، میں چونکہ نیوی میں انٹیلیجنس کا کورس پڑھا ہوا ہوں اسلیئے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ دشمنوں کے ایجنٹ ہماری صفوں میں ضرور ہونگے اسلیئے انکی اسکیموں کو آپ ناکام بنائیں میں نے اسے گذارش کی کہ آپ ہمیں سمجھائیں کہ ہم دشمنوں کے کارندوں کو کسطرح پہچانیں تو اسنے بتایا کہ ہمیں کورس میں پڑھایا گیا ہے کہ دشمن مخالف قوم میں اپنے جاسوس کارندوں کو انکے مذہبی مراکز میں یعنی مساجد اور خانقاہوں میں فٹ کرتا ہے یعنی اسکے لوگ ہمارے مذہبی پیشوا بنکر ہمیں اپنی لائنوں پر چلانے کی سعی کرتے ہیں۔ میں اس کیپٹن صاحب کی تلقین کی روشنی میں سوچتا ہوں کہ انگریز نے غلام ہندستان کے زمانے میں اپنی اسکیموں کیلیئے بالخصوص مسلم امت کے مذہبی لائنوں میں بڑا کام کیا ہے امت مسلمہ میں ہندستان کے اندر ان دنوں اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی اور تبلیغی جماعت کے ناموں کی تاریخ پر غور کیا جائیگا تو یہ سب غلام ہندستان کے دنوں کی پیداوار ثابت ہوتے ہیں۔ اور انکے پسمنظر کو سمجھنا ہو تو ان کے آپس کے اختلافوں کے حوالہ سے ایک دوسرے کے خلاف جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ پڑھ کر دیکھیں تو سب کے ڈانڈے اور ناطے انگریز کلکٹروں سے لیکر گورنروں اور وائسراء ہند تک جاکر پہنچتے ہیں، علاوہ ازیں خلافت ترکیہ کو برٹش کی طرف سے توڑنے کے بعد شریف مکہ کو عرب قائد بناکر پھر اس سے ملک حجاز چھین کر اس کو مملکت العربیہ

السعودیہ کا نام دیکر پیراشوٹ روٹ سے آئے ہوئے سعودی خاندان کو اقتدار پر
اسٹیبلش کرنے کی ساری تاریخ پڑھی جائے تو سفر حج والے بحری جہاز کے کیپٹن کے
بقول مسلم امت کی مذہبی قیادت مرکز کعبہ سے لیکر ہمارے شہروں کی مساجد تک
انکے جملہ فرقوں تک صفوں کی صفیں دشمنوں کی پلاننگ پر کام کر رہی ہیں، اہل مطالعہ
کو یاد ہوگا کہ امریکی صدر بش نے عراق و افغانستان کی جنگ کے دنوں میں کہا تھا کہ
ہم امت مسلمہ سے قرون وسطی کی جنگوں کا بدلہ لینا چاہتے ہیں، اور قارئین کو یہ بھی
یاد ہوگا کہ اس جنگ میں افغان سرزمین کو صدر بش کی نیٹو والی برادری کی آماجگاہ بنانا
اور عراق ایران جنگ سے لیکر پاکستان سے زمینی اڈے لینا اور نیٹو افواج کی مدد کیلئے
سعودی حکومت کے توسط سے ملک کی مذہبی قیادت کو ریالوں اور ڈالروں کی سپورٹ
سے "اسلام خطرہ میں ہے" کے نعروں سے مذہبی قیادت کو میدان میں لانا نیز
پاکستان کی سرزمین پر ڈرون ٹیکنالاجی کے جہازوں کے ذریعے سکو اپنے گھروں میں
گھر بیٹھے مارنا، پھر اسکے خلاف ملکی قیادت خواہ وہ حکومتی صفوں سے ہو یا عوامی سیاسی
صفوں سے ہو اسے ڈرون حملوں کے خلاف نورا کشتی کے نمونے پر چلانا یہ سب ہنر
بڑے غور طلب ہیں، میں قارئین کو پھر متوجہ کرونگا کہ وہ اکیسویں صدی کے شروع
میں ہندستان کے دورہ کے موقعہ پر آئے ہوئے آنجہانی پوپ پال کے اس اعلان پر
غور کریں کہ اکیسویں صدی دنیا پر عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی، سو انکے ایسے
غلبہ کی اگر سائنسی اور سیاسی لائنوں پر سوچ کرینگے تو عیسائی دنیا کی بیساکھی مسلم
ممالک اور مسلم امت کی مذہبی پیشوائیت نظر آئیگی۔ اب اس کہانی کے مزید تفاصیل
کہ ہماری مذہبی قیادت کے تل ابیب کے ساتھ کون کون سے رشتے ہیں کس کس کے
ناطے ہیں ظاہر کرنا اپنے لئے میں خطرہ سمجھتا ہوں آخر میں بھی تو گوشت پوشت کا

کمزور لتھڑا ہوں مجھے ایک شیعہ عالم نے کہا تھا کہ بوہیو صاحب ! آپ نے اپنی
تحریروں کی نشتروں سے ہم شیعوں سمیت کسی کو نہیں چھوڑا لیکن ایک بات یاد رکھنا
ہم شیعہ لوگون کا مخالفوں کو مارنے کا وطیرہ نہیں رہا ہے آپکو کچھ بھی ہوا تو وہ آپکے
اپنے ہی لوگوں سے ہوگا (وہ مجھے دیوبندی سمجھتے ہوئے یہ بات کہ رہا تھا)

سو اب حکومت سعودیہ نے پاکستانی پنجاب کے میڈان یو کے اہل حدیث
مولویوں کی معاونت سے جو قرآن حکیم میں تحریفات کر کے اسکے متعدد نسخے
چھپوائے ہیں مجھے اسکا جو نسخہ کمپیوٹر سے ملا ہے جو ہر وقت ہر جگہ اس ایڈریس پر سب
لوگ دیکھ سکتے ہیں (www.islamweb.net) انکے کئی سارے ملاوٹی
حروف ہیں میں یہاں نہایت تھوڑے اور چند حروف کے مثال اس مضمون بنام
"امت کے مرکز سے قرآن پر حملہ" کے نام سے پیش کر رہا ہوں بعض غافل قسم
کے مولوی لوگوں نے میرے ساتھ ان تبدیل شدہ حروف کے متعلق کہا کہ یہ تو
صرف قرائت کی حد تک کی بات ہے آگے کچھ بھی نہیں، سو میں قارئین کی خدمت
میں نہایت تفصیل کے ساتھ ان بدلائے ہوئے حروف کے معنوی پس منظر اور
حقائق پیش کرتا ہوں جس سے میری معنی کے رد کیلئے جملہ غافل قسم کے لوگوں اور
تنخواہ خوروں کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری پیش کردہ معنوی تفاوت کو رد کر کے
دکھائیں، محترم قارئین! آپ لوگ ان تحریفی حروف سے دیکھینگے کہ قرائت کی آڑ
میں قرآن حکیم کے اصولوں کو توڑا گیا ہے۔ جناب رسول علیہ السلام کی توہین کی گئی
ہے، جناب رسول علیہ السلام کے اصحاب کرام کو جناب رسول کی رسالت والی
تحریک اور مشن سے علحدہ کر کے دکھایا گیا ہے، انکی قرائات سے، ان تحریفات سے

جو کام ظاہری روپ میں یہودی مجوسی لوگ خود نہیں کر سکے، وہ کام روپ بدلنے کے
بعد بہروپیا بنکر انہوں نے بڑے مہلک طریقوں سے کئے ہیں۔

قرآن کا سفر دشمنوں کی بیچ صفوں سے

جناب رسول علیہ السلام کی حیات طیبہ میں بھی قرآن بتاتا ہے کہ دشمن یہود
جناب کی مجلس میں جاسوسی کی نیت سے آتے تھے۔اور باہر اپنے غیر حاضر ساتھیوں سے
کہتے تھے کہ رسول اس طرح کہے تو اسکی بات مانیں اگر اس طرح نہ کہے تو اسکی بات
قبول نہ کریں (41-5) مجھے ایک شخص نے انٹرنیٹ کے حوالہ سے بتایا کہ جرمن کی
بڑی لائبریری میں چھ سات سو سال کتابوں کے پرانے ردی قسم کے بوروں کو کھولا گیا تو
ان میں کے کتابوں سے یہ خبر ملی کہ عیسائی عرب لوگ پرانے زمانے والے جناب عیسیٰ
علیہ السلام کو محمد کہا کرتے تھے اب کوئی اس خبر اور کاریگری پر غور کرے کہ یہ تو بعد
میں آنیوالوں کو دھوکا دینا ہوا کہ آخری رسول محمد بن عبداللہ جیسے کہ آیا ہی نہیں ہے،
لوگوں کے پاس جو محمد نام کا رسول مشہور ہے وہ اصل میں عیسیٰ ہی ہے یہ بات تو ایسی ہوئی
جیسے کہ سعودی حکمرانوں اور قرآن دشمنوں کو پاکستان کے شہر لاہور سے ماہوار رسالہ
رشد کے شمارہ جون 2009ء میں قاری فہداللہ مراد صاحب نے سعودی حکومت کو متعدد
ملاوٹی قرآن چھپوانے پر اپنے مضمون میں پہلے انہیں خراج تحسین پیش کی ہے پھر مشورہ
دیا ہے کہ یہ کام علمی ہے سو کہیں فتنہ کا شکار نہ ہوجائے۔ قاری فہداللہ مراد صاحب نے
اپنے اور اس سعودی فتنہ کو عوام کے ہاتھوں میں تقسیم کرنے سے روکتے ہوئے لکھا ہے
کہ قرائات کی جملہ روایات میں قرآن کے جدا جدا ایڈیشن شائع کرنے کے بعد اسکو
پوری دنیا کی لائبریریوں میں پہنچایا جائے، پھر راء عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے کے

بعد ان نسخوں کو لائبریریوں میوزموں سے نکالکر پہلے نمائشوں میں لایا جائے۔(دیکھو
کہ یہ حیلے چوروں کی ذہنیت کی طرح چوری چھپانے والے لگ رہے ہیں۔)
جناب قارئین! قاری فہداللہ مراد کا مضمون جو انیس صفحات پر مشتمل ہے
اسے پڑھنے کے بعد اور اب انٹرنیٹ پر جرمن لائبریری کے حوالہ سے عیسائی عربوں کا
سات سو سال پہلے اپنے نبی عیسیٰ کو محمد کے نام سے پکارنے کی خبر دینا اور اب لائبریری
کے ان پرانے بوروں سے ایسا انکشاف اور قاری فہداللہ کی تجویز میں بہت ہی بڑی
مماثلت ہے جس سے کم سے کم قرآن دشمنوں کی عیسائیوں کے ساتھ رشتہ داری کی
خبر تو ملگئی کہ قرآن دشمن لوگ کن حویلیوں کے تعلیم یافتہ ہیں، نیز دنیا والوں کے لئے
جو بغیر نقطوں والے قرآنی نسخوں اور عربی خطوط کی جو میڈیا میں پراپگنڈا کی جاتی ہے یہ
بھی شروع زمانہ اسلام کے قرآن دشمن ذہنوں کی اختراع ہے جو ان دشمنوں نے مکمل
قرآن کے ایسے نسخے کرایہ کے کاتبوں سے لکھوا کر لائبریریوں اور میوزموں میں رکھوا
دیئے تھے، پھر انکے اندازہ کے مطابق کا وقت آیا تو انکا بھی اب ڈنڈھورا پیٹا جارہا ہے
اب جب سے انکو کرنل لارنیس کی مدد سے کعبہ پر قبضہ مل گیا ہے تو انکو انکے بڑوں پر
سات قرئتوں والی حدیث بھی بنانے پر بڑا افسوس ہے اسلئے کہ یہ لوگ اب اس گھمنڈ
میں ہیں کہ ہم اب تو سات قرئتوں میں جدا جدا قرآن چھپوانے کی جگہ بیسیوں جدا جدا
قرآن چھپوا سکتے ہیں سو یہ لوگ آج سات قرئتوں والی جھوٹی حدیث کے راویوں کے
ناموں کے تعداد کو دگنا، تین، چار یا پانچ گنا بنا کے قرآن کی وحدت، احدیت، اور لیس
کمثلہ کتاب کی چیلنج کو توڑنے کیلئے کوشاں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظ یرٰی کو تحریف کر کے ترٰی بنانے سے آدمی شان رسالت کا منکر ہو کر کافر ہو جائیگا۔

جسطرح کہ مکتبہ فہد کے مطبوعہ قرآن میں ایسی تحریف کی گئی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ (2-165)

ترجمہ: اور لوگوں میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو بنالیتے ہیں اللہ کے سوا (اسکے) برابر کے شریک انکے ساتھ اللہ کی (اطاعت والی) محبت کیطرح محبت کرتے ہیں، اور جو ایمان لائے ہیں وہ اللہ سے محبت کرنے میں بہت بڑھکر ہیں، اور اگر دیکھیں وہ لوگ جو ظالم ہیں عذاب کو (اپنے ساتھ ہوتا ہوا) دیکھینگے (تو جان جائینگے کہ) ٹوٹل طاقت تو اللہ کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (ترجمہ ختم)

اس آیت کریمہ کے لفظ "یری" کو تحریف کرکے "تری" بنا دیا گیا ہے، یری لفظ کا فاعل اصل متن قرآن کے حوالہ سے ظالم مشرک اور کافر لوگ ہیں، جو لوگ اصل میں جزا سزا کی طاقت کے معاملہ میں اللہ کے ساتھ اپنے باطل معبودوں کو بھی شریک ٹھہراتے تھے، سو انکے لئے اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ لوگ جب اپنے ساتھ عذاب ہوتا ہوا دیکھینگے اور اسوقت انکا کوئی پیر مرشد گرو اور امام انکو چھڑانے کیلئے قریب نہیں آئیگا تو، پھر مان جائینگے کہ ان القوۃ للہ جمیعا۔ رب پاک نے اس آیت میں لفظ "یری" کا استعمال فرما کر ان مشرکین کیلئے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ کی طاقت کا مشاہدہ اور اقرار، انکو عذاب ہوتے وقت مانینگے، اس سے پہلے نہیں مانینگے، سو اگر سعودی حکمرانوں اور انکے داشتہ پرداختہ داڑھیوں میں چھپے ہوئے محرفین قرآن کے

بقول لفظ یری کو تری۔ پڑھا جائیگا تو اس تحریف کی صورت میں مخاطب جناب رسول علیہ السلام خود بنجائینگے پھر معنی بنے گی کہ خود رسول اللہ۔ اللہ کو جمیع قوت کا مالک تسلیم نہیں کرتے تھے اسلئے اسے اس آیت میں کہا جا رہا ہے کہ ولو تری یعنی اگر آپ دیکھیں کہ جب ان ظالموں کو عذاب دکھایا جائیگا تو دیکھینگے آپ کہ جمیع طاقت کا مالک اللہ ہی ہے، گویا اس سے پہلے رسول علیہ السلام اللہ کو جمیع قوت کا مالک تسلیم نہیں کرتے تھے۔ سو اللہ نے لفظ یری کے استعمال سے ظالموں اور کافروں کے لئے اللہ کی طاقت کو ماننے والوں اور قبول کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور اسکے مقابلہ میں لفظ یری کو تری بنانے والے سعودی حکمرانوں اور انکے عالموں نے جیسے کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ جناب رسول اللہ کو اللہ کی طاقت اور قوت کو نہ ماننے والا ثابت کیا ہے۔

مسلم امت والوں کو منافقوں کے اعمال سے بے خبر اور لاتعلق رکھنے کی سازش

محترم قارئین! عالمی سامراج کی فکری لے پالک حکومت سعودی نے گندم نما جو فروش مذہبی ٹھیکہ داروں سے قرآن حکیم میں یہودیوں کی اتباع میں جو تحریف کرائی ہے اسکی ایک مثال آیت نمبر (5-53) کے شروع والے جملہ ویقول الذین امنو۔ سے حرف "واو" کو نکالنا ہے، انہوں نے اس جملہ کو بغیر واو کے خالی۔ یقول الذین آمنو۔ لکھا ہے۔ جناب قرائین! اس جملہ کا حرف "واو" یہ علم نحو میں واو للجمع کہلاتا ہے، اب یہ بات سمجھنے والے اسطرح سمجھیں کہ جب اس آیت سے پہلی والی آیت (5-52) کو اسکے ساتھ ملا کر پڑھینگے، اس آیت میں ہے کہ اے مخاطب قرآن! دیکھینگے آپ ان لوگوں کو جنکے دلوں میں نفاق کا مرض ہے یہ لوگ (اہل باطل سے) جلدی کرتے ہیں دوستی رکھنے میں، کہتے ہیں کہ ڈرتے ہیں ہم کہ کہیں ہم پر کوئی مصیبت نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ لائے فتح یا کوئی سی (تمہارے فائدہ کی) بات اپنی طرف سے پھر وہ (اپنی دلوں میں) چھپائی ہوئی باتوں پر شرمسار ہو جائیں گے (یہاںتک آیت 52 ختم کی گئی ہے) اسکے بعد والی آیت میں قرآن حکیم نے فرمایا ہے کہ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُواْ أَهَؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمُواْ بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا۟ خَاسِرِينَ (-53-5) اور کہینگے وہ لوگ جنہوں
نے ایمان لایا (کیا) یہ ہیں وہی لوگ جنہوں نے بڑے بڑے قسم کھائے تھے اللہ کے نام
کے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں، انکے تو اعمال ضائع ہوئے اب یہ نقصان اٹھانے والے
ہو گئے (آیت کا خلاصہ ختم)

اس آیت کے شروع میں اللہ عزوجل نے حرف "واو" لاکر اس سے یہ بات
سمجھائی ہے کہ مؤمن لوگ دشمنوں کی ماضی اور حال پر نظر رکھے ہوئے ہیں کہ یہ منافق
لوگ کل کو کیا کیا قسمیں کھا کر اپنے ایمان کی شاہدیں دے رہے تھے اور اب کسطرح
اہل کتاب کفار کی جانب، انکے گروہوں میں شامل ہونے میں جلدی کر رہے ہیں۔

تو حکومت سعودی کے ریالوں سے پلنے والے لامحدود داڑھیوں اور بنڈلیوں
تک محدود پائنچوں والے ان شیخ الحدیثوں کی جھرمٹ میں محرف قرآن سعودی کا
میپلیکس کی اس ٹیم نے آیت نمبر 53 سے حرف "واو" کو نکالکر گویا کہ مؤمنوں کو بھی
جناب رسالت مآب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی مشن سے لاتعلق دکھانے کی کوشش کی
ہے۔ وہ اسطرح کہ آیت نمبر 5 میں رب تعالیٰ اپنے نبی کو لفظ فتریٰ سے مخاطب ہوتے
ہوئے فرماتے ہیں کہ منافقین کا حال دیکھیں کہ یہ لوگ کسطرح اہل کتاب کی طرف
بھاگے جارہے ہے۔ یعنی اے نبی آپ تو انکے اس حال کو دیکھیں، لیکن صرف آپ اکیلے ہی
نہیں آگے آیت نمبر 53 میں فرمایا کہ آپکے مؤمن ساتھی بھی انکی ہیر اپھیریوں پر کڑی
نظر رکھے ہوئے ہیں، محترم قارئین! آیت نمبر 52 میں جناب رسول کو منافقین کے
عمل کی طرف متوجہ کرنے کے بعد اللہ نے آیت نمبر 53 میں مؤمنین کی اس معاملہ پر
پہلے ہی نظرداری کا ذکر حرف "واو" کو ساتھ کر کے بتادیا ہے گویا کہ رب تعالیٰ نے اپنے
نبی کو یہ بتلانا چاہا ہے کہ آپکے ساتھی بھی اس معاملہ میں چوکس ہیں اور منافقوں پر وہ
کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں آپ اکیلے نہیں ہیں۔ اب قرآن کے طالب علم سوچیں کہ
محرفین قرآن نے حرف "واو" کو نکال کر کسطرح تو جماعت مؤمنین کو اپنے رسول کی

مشن سے جدا دکھانے کی سازش کی ہے وہ اس طرح کہ یہاں جو حرف واو۔ اللہ نے مابعد
کو ماقبل سے ملانے کیلئے دیا تھا اسے سعودی عالموں نے سرے سے اسے نکال دیا ہے۔

محترم قارئین! قرائت تو نام ہے حروف کو اپنی اصل مخارج سے پڑھنے کا لیکن
یہاں جب سرے سے ایک ضروری حرف کو ہی نکالا گیا ہے تو اب وہ پڑھا تو نہیں جاسکے گا۔

دنیا بھر سے مسلم امت کی نسل کشی کی سازش

عیسائی مذہب کا آنجہانی پوپ پال اس اکیسویں صدی کے شروع میں
ہندوستان کے دورہ پر گیا تھا وہاں اسنے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ صدی دنیا پر مذہب عیسائیت
کے غلبہ کی صدی ہے۔ اسکے لئے مخفی طور پر عیسائی دنیا کے ملک گیروں نے کیا کیا، کیا
ہے، یہ تو معلوم نہیں ہے، البتہ انہوں نے اپنے خواب اور خواہش کو تکمیل تک پہنچانے
کے لئے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک دنیا سے کتاب قرآن کو ختم نہیں کرینگے تو
اسنئے تک انکا خواب انکی مطلوبہ مثبت تعبیر تک نہیں پہنچ پائے گا، اسکیلئے انکے آباء
اجداد نے کتاب قرآن حکیم کے خلاف شروع اسلام میں کئی ساری ایسی مساعی ناجمیلہ
کی تھیں کہ دنیا کے صفحہ ہستی سے قرآن کو مٹاڈالیں لیکن وہ اسمیں بری طرح ناکام
ہوئے تو پھر آگے چلکر یہود مجوس و نصاریٰ نے اتحاد ثلاثہ بنا کر قرآن حکیم کے مفاہیم کو
ایسی باتوں سے توڑا اور مسخ کیا جن کو اقوال رسول اور احادیث رسول کا نام دیا گیا، جس
علم روایات پر فخر کرتے ہوئے فارس کے دانشور جلال الدین رومی نے کہا کہ:

ماز قرآن مغزرا بر داشتیم
استخوانھا اپیش سگاں انداختیم

یعنی ہم نے قرآن سے کریم اور مغز نکال ڈالی ہے باقی ہڈیاں بچاکر انہیں کتوں
کے آگے پھینک دیا ہے، آگے چلکر عقل و فہم کو مہمیز آئی کارل مارکس کے نظریہ
معیشت کے فکر اور نام سے، دنیا میں لینن نے انقلاب لایا علامہ اقبال نے جو مارکس ازم کو
پڑھا تو وہ چیخ اٹھا کہ یہ تو اسکا معاشیات سے متعلق جملہ مواد، وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا

يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبيِّنُ اللّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (219-2) کی تعبیر ہے، جسکا جملہ تفصیل موسی سے مارکس تک کے ساتھ ساتھ نوح سے محمد علیہما السلام تک کے علم وحی میں موجود ہے، سو عالم نصرانیت نے کیپیٹلزم کو بچانے کیلئے پہلے تو کتاب قرآن کو صفحہ ہستی سے مٹاڈالنے کی اسکیم سوچی، جب وہ اس میں ناکام ہوئے تو انہوں نے الفاظ قرآن اور حروف قرآن میں کہیں قینچیین ڈالنی شروع کیں تو کہیں ترمیم اور تبدیل سے کام لینا شروع کیا سو انکی ان کارستانیوں کی مزید مثال سورت المائدہ میں آیت 53 کے شروع سے حرف "واو" کو نکالنے کے بعد آیت نمبر 54 کے لفظ "یرتد" کو "یرتدد" بناڈالا آپ قارئین کی خدمت میں، میں ذکر کرچکا ہوں کہ سعودی حکومت عالمی سامراج کو خوش کرکے اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے قرآن میں تحریفات کروارہی ہے۔

یرتد لفظ کو یرتدد بنانے کا پسمنظر

ان دونوں صیغوں کا باب ایک ہی ہے جو کہ افتعال ہے، اس لفظ کی دونوں شکلوں میں معنی ہے لوٹنا (اپنے دین سے) مرتد ہو جانا، لیکن یہاں دو عدد، دالوں کو ادغام کی صورت میں یرتد کرکے، پڑھنے سے معنی بنے گی کسی خارجی محرک اور سبب سے مرتد ہونا اور لوٹ جانا خواہ وہ دنیا کی لالچ ہو یا کرسی اور اقتدار کی لالچ ہو یا عورت اور دیگر عیاشیوں کی لالچ ہو۔ اور بغیر ادغام کے لفظ یرتدد کرکے پڑھنا جس طرح کہ سعودیوں کی تنخواہ پر تحریف کرنے والے عالموں نے یہ تحریف کی ہے، اسکی معنی ہے کہ کوئی خود بخود اپنی چاہت سے، اپنے ذہن کی تبدیلی سے اپنی دل کی تبدیلی سے اپنی سوچ کی تبدیلی سے مرتد ہو جائے اور اپنے پہلے مؤقف اور نظریہ سے لوٹ جائے۔

اب یہاں قارئین کو غور کرنا چاہیے کہ قرآن دشمن عالمی سامراج اور انکی مسلم امت میں دلال سعودی حکومت اور انکے کرایوں پر پلنے والے احبار و رہبان نے قران حکیم کے لفظ "یرتد" کو ہٹا کر۔ اور مٹا کر اسکی جگہ پر اپنے تحریفی نسخہ میں یرتدد

لکھا ہے تا کہ انکے لئے مسلم امت کے افراد کو لالچوں اور دنیاوی اثاثوں کی چمک سے خریدا جاسکے۔ رہا سوال کہ لفظ یرتد۔ اور یرتدد کا یہ معنوی فرق میں نے کہاں سے لایا؟ اسکیلئے میں علماء لسانیات اور مسلم امت کے عربی دان اور قرآن کے طالب علموں کی خدمت میں اسکا حوالہ عرض کرتا ہوں کہ وہ یہ معنوی فرق خود قرآن حکیم سے اسکی تصریف آیات والی رہنمائی سے سیکھیں مختصر مثال حاضر ہے فَلَمَّا أَن جَاء الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (96-12) خلاصہ یعنی جب جناب یعقوب علیہ السلام کے سامنے خوشخبری دینے والا آیا اور اسکے سامنے جناب یوسف علیہ السلام کی قمیص پیش کی تو وہ یوسف سے متعلق اپنے پہلے مؤقف اور خیالات سے کہ میرا بیٹا ملیگا بھی یا نہیں۔ اور کس کس خستہ حالیوں میں ہوگا ان خیالوں سے لوٹ کر اسکے ملنے اور وہ بھی اسکے شاہی منصب پر فائز ہونے کا یقین کرنے والا ہوا۔ تو اس مقام پر لفظ ارتد کی جو معنی لوٹنا اور موقف بدلنا ہے سو اس معنی کا خارجی داعیہ اور محرک یوسف کا شاہی جبہ ہے۔ میں یہاں زیادہ مثالیں نقل نہیں کررہا صرف سعودی گماشتوں کی اس تحریف کے پسمنظر کی طرف اشارہ کافی سمجھتا ہوں کہ عالم نصرانیت مستقبل میں ایک تو مسلم امت والوں کو اسپینی مسلموں کی طرح انکا قتل عام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اور اس سے انکی نسل کشی بھی کریگی ڈرون ٹکنالاجی سے اور دوسری صورت اس تحریف سے یہ بھی انہوں نے ایجاد کی ہے کہ مسلم امت کے جو افراد دنیاوی اقتدار، کرسی کی لالچ اور دولت کے انباروں سے خریدے جائیں تو اسکیلئے بھی قرآنی لفظ یرتد کو یرتدد بنا کر مرتد ہونے والوں کو بہانہ سکھا دیا کہ وہ دنیا والوں کو کہیں کہ وہ عقل و بصیرت سے عیسائی ہوئے ہیں جسکی قرآن میں اجازت ہے (29-8) انہوں نے اپنا ایمان بیچا نہیں ہے۔ لفظ یرتد کی جو معنی ہمنے خارجی محرکات سے بک جانا اور لوٹ جانا کی ہے اسکا ثبوت اور سعودی تحریف والے لفظ یرتدد کا رد آیت کریمہ کا اگلا جملہ کررہا ہے وہ یہ کہ **فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ** یعنی جسے مرتد ہونا ہے تو ہو جائے ہم انکی جگہ

پر ایسی قوم لائینگے جو اللہ انکے ساتھ محبت کریگا اور وہ اللہ سے محبت کرینگے۔ اس جملہ نے بھی سمجھا دیا کہ یرتدد کی معنی سے یعنی اپنی سوچ بچار سے پھرنے والا مرتد یہاں مراد نہیں ہے، یہاں صرف وہ مرتد مراد ہے جو اللہ کے مقابلہ میں دنیاوی اثاثوں سے محبت کرتا ہو۔ اپنی عقل وسوچ کی روشنی میں اگر کوئی کافر بنتا ہے مرتد ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کیلئے قرآن نے اعلان کیا ہوا ہے کہ وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاء فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاء فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاء كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءتْ مُرْتَفَقًا (29-18) یعنی اے نبی آپ دنیا والوں کو کہدیجئے کہ تمہارے رب کی طرف سے حق کا نظریہ دیا جا چکا ہے۔ آگے ہر ایک کیلئے راستہ کھلا ہے کہ وہ چاہے تو ایمان لائے اور چاہے تو کفر کرے۔ جہاں تک احتساب کی بات ہے تو سبکو ہم تک پہنچنے دو، ہمنے ظالموں کیلئے ناری مقام اور معاشرہ تیار کر کے رکھا ہے

میں امید رکھتا ہوں کہ قارئین لوگ یہاں لفظ یرتد اور یرتدد کے فرق سے قرآن حکیم کی باریکیوں کا اندازہ کر چکے ہونگے اور سعودی جبوں میں چھپے ہوئے عالمی سامراج کے تنخواہ خور قرآن دشمن علمی دانشوروں کی تحریفات سے بھی قارئین لوگ اسلام کے سینہ پر انکی نشتروں اور تیروں کے گھاؤں کو سمجھ چکے ہونگے۔

سعودی کا مپلیکس کے محرفین کا لفظ وتوکل کو فتوکل بنانے کا پس منظر

جناب قارئین! سورۃ الشعراء کی آیت 216 اور 217 میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۔ اس آیت کریمہ میں یہودی محرفین تورات کی طرح سعودی محرفین قرآن نے لفظ **وتوکل** کو **فتوکل** بنا دیا ہے یعنی حرف "واو" کی جگہ حرف "فا" لگا دیا ہے، محترم قارئین! آپکو معلوم ہے کہ حرف واو ماقبل کی عبارت اور اسکے مفہوم کے ساتھ مابعد کی عبارت کو ملا کر پڑھنے اور سمجھنے کا عندیہ دیتا ہے۔ سو یہاں جو ان دو آیات میں ہے کہ اگر آپکے معاشرہ والے قریبی دوست عزیز پڑوسی آپکی

نافرمانی کریں تو انہیں یہ تو ضرور کہیں کہ میں آپ کے کرتوتوں سے بیزار ہوں۔ لیکن **وتوکل علی العزیز الرحیم** یعنی - اور ساتھ ساتھ اپنے غالب مہربان اللہ کی نصرت وامداد پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی مشن کو رواں دواں رکھیں، جو مشن آپکو آیات (214-215-26) میں سمجھادی گئی ہے۔ محترم قارئین! یہ معنی ہوئی حرف واو کی صورت میں، لیکن اگر وتوکل کی جگہ حرف "فا" لاکر فتوکل پڑھا جائیگا تو آیت 216 کا آخری جملہ **فقل انی بریء مما تعملون** یعنی میں آپکے اعمال سے بری ہوں۔ تو بعد کے لفظ فتوکل کے لفظ میں اگر جو حرف فا ہوگا تو اس سے دشمن لوگ پراپگنڈا کرینگے کہ لوگوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے رسول کی رسالت والی مشن بند ہوگئی۔ حرف "فا" کی جو تعقیب والی معنی ہے یعنی بعد والی بات کو، پیچھے ہٹا دینا۔ تو دشمن لوگ اس حرف فا سے مستقل طور پر رسالت کو معطل بنانے کا مفہوم بنا لیتے، اسلئے اللہ نے اس موقعہ پر حرف "فا" کے بجاء حرف "واو" کو لاکر دشمنوں کے منہ پر مارا کہ میرے رسول کی رسالت والی مشن **وانذر عشیرتک الاقربین** جاری رہیگی۔ اللہ نے یہ لفظ توکل۔ واو کے ساتھ لاکر انذار کے حکم کو مستقبل کیلئے بھی رواں دواں کرنے کیلئے نتھی کر دیا۔ قرآن حکیم کی اس رمز کو یہودیوں، عیسائیوں اور سعودیوں کے دانشور سمجھتے تھے اسلئے انہوں نے وتوکل کو فتوکل بنا دیا ہے، جس سے یہ ان لمٹ داڑھیوں پنڈلیوں پر لمیٹڈ پائنچوں والے لوگ تحریک نبوت کے آگے کوئی بند باندھ سکیں۔ انکی اس تحریف پر کوئی غور کرے کہ کیا یہ لوگ قرآن میں اسطرح یہ تحریفات کرنے والے مسلم امت سے ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں! یہ لوگ خود ہی جناب رسول اللہ کے اصحاب کی توہین کے مرتکب بھی ہیں۔ میں انکی ایسی اہانت آمیز جسارت کی مثال عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تحریفات کے پلندے میں سورہ انفال کے لفظ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ (11-8) میں لفظ یغشیکم جو شین مشدد کے ساتھ اللہ حکیم نے نازل فرمایا ہے اسے سعودی پروردہ محرفین ٹیم نے بغیر حرف شین کو

شد دینے کے مخفف کر کے لایا ہے اس تحریف میں اصحاب رسول کی بڑی توہین مضمر ہے وہ اسطرح کہ اس لفظ کے بعد نعاس کا لفظ ہے جسکی معنی ہے۔ "اونگھ" اور اونگھ اس شخص کو آتی ہے جو نیند کرنے کیلئے پوزیشن میں نہ ہو اور نیند نہ کرنا چاہتا ہو یعنی اللہ پاک لفظ غشی کو شین کی شد سے لا کر بتانا چاہتا ہے کہ میں اللہ تو اپنے رسول کے سپاہیوں کو امن والی بے فکری کی نیند دینا چاہتا تھا لیکن وہ ہر حال میں دشمن سے دوچار ہونے کیلئے تیار اور مستعد تھے، اسلئے انکو آنے والی نیند پنکیوں اور اونگھ میں تبدیل ہو جاتی تھی۔ جاننا چاہیے کہ جو بھی آدمی کسی بے فکری اور غفلت میں ہو گا اسے اونگھ آتے ہی نیند آجائے گی، لیکن جس کسی کو کوئی الجھن ہو گی پریشانی ہو گی اور سامنے کوئی مہم سر کرنی ہو گی تو وہ اونگھ سے جھٹکوں سے نیند کو ٹالتا رہے گا۔ اور اونگھ آتی ہی اسکو ہے جو نیند نہ کرنا چاہے۔ سو جناب رسالت مآب کے سپاہی سامنے دشمن کی فوج سے ٹکر لینے کیلئے مستعد تھے اللہ نے انہیں سکون بخشنے کیلئے نیند دینی چاہی تو انہوں نے جھٹکوں سے اسے ہٹا دیا کہ کہیں غفلت میں دشمن حملہ نہ کر بیٹھے۔ سو لفظ **یغشیکم** میں حرف شین مشدد لا کر اللہ پاک بتا رہا ہے کہ میں اپنے رسول کی فوج کے دلوں سے جنگ کا خوف ٹالنے کیلئے انہیں آرام بخشنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے نیند کو اونگھ کے جھٹکے دے دے کر بھگا دیا۔ سو محترم قارئین! سعودی سامراج کے پروردہ محرفین قرآن کا مپلیکس کے ممبران نے لفظ یغشیکم کو بغیر تشدید کے حرف شین لا کر بتانا چاہا ہے کہ نبی کے سپاہی تو نیند غفلت کیلئے تیار تھے۔ لیکن اللہ نے حرف شین کو شد کے ساتھ لا کر بتا دیا کہ نبی کے سپاہی نیند غفلت کیلئے ہرگز تیار نہ تھے لیکن میں نے انہیں دشمن کے خوف سے امن میں بے خوف اور بیپرواہ کرنے کیلئے نیند دینی چاہی جسے انہوں نے بیدار رہنے کیلئے جھٹکے دے دے کر ہٹا دیا۔ کوئی اگر سوال کرے کہ یہ لفظ غشی کے حرف شین کو اگر شد دی جائیگی تو معنی ہو گی کہ جسکو ڈھانپا جا رہا ہے وہ ڈھانپنے کو نہیں چاہتا اور قبول نہیں کرتا، میں نے یہ معنی کہاں سے لائی اسکا ثبوت چاہیے؟ تو جواب میں عرض ہے کہ یہ

معنی میرے اور پوری کائنات کے مرشد ہادی اور مہدی امام کتاب قرآن نے سکھائی ہے، حوالہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں آیت وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ۔ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ (54-53-53) یعنی ان تباہ شدہ بستیوں کو پچھاڑ کر رکھدیا پھر ڈھانپ لیا انکو (طوفانوں سے) لپیٹ کر۔ اس معنی پر غور کیا جائے جو اقوام عذابوں کی لپیٹ میں آئی ہونگی کیا وہ رضا خوشی سے آئی ہونگی؟ کیا انہوں نے ان مصائب سے چھڑانے کیلئے حیلے نہیں کیئے ہونگے؟ یہ اور بات ہے کہ وہ انمیں ناکام ہوئی تھیں۔

سورت الانبیاء میں لفظ قال۔ کو قل بنانے کا پس منظر

جناب قارئین! قرآن حکیم میں تحریف کا بیڑہ اٹھانے والی قوم یہودی نے سعودی جبہ پہن کر آیت نمبر (4-21) کے شروع والے لفظ قال کو قل بنایا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ آیات ایک تا تین تک میں، دشمنان انقلاب رسالت کی بات سنائی گئی ہے کہ وہ اللہ کے کلام کو بڑی بے توجہی سے سنا ان سنا کر دیتے تھے اور نبی کی مجلس میں باقائدگی سے آنیوالوں کو نبی کے پاس جانے سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ تو تمہاری طرح کا آدمی ہے اسکی باتوں میں کیا رکھا ہے تم لوگ خواہ مخواہ اسکی باتیں سننے کیلئے اسکی مجلس میں جاتے ہو، تو جناب رسول علیہ السلام بھی بہت حساس اور انٹیلیجنٹ انقلابی رہنما تھے جو دشمنوں کی مجلسوں میں انقلاب کے خلاف ہونے والی باتوں کی خبریں رکھتے تھے، اسی بنا پر جناب رسول نے جواب میں فرمایا کہ میری باتوں پر جو طنز کی جا رہی ہے سن لو! میرا رب آسمان اور زمین کی سب باتوں کو سننے اور جاننے والا ہے۔ تم مخالفین یہ نہ سمجھو کہ ہم آپکی پروپگنڈا اسے کوئی بے خبر رہتے ہیں۔

اہل حدیث لوگ منکر حدیث رسول ہیں

جناب قارئین! محرف قرآن سعودی جبہ پوش کا مپلیکس والوں نے جناب رسول کے اس قول کو اور اسکا اپنی طرف سے دشمنوں کو جواب دینے اور رد کرنے کا مقولہ قبول نہیں کیا، گویا یہ محرف سعودی لوگ جناب رسول کو اتنا باخبر اور مستعد

تسلیم نہیں کر رہیں، اسلئے انہوں نے لفظ قال میں تحریف کر کے اسکی جگہ اسے قل بنا دیا ہے اس تبدیلی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ جو میڈ ان یو کے لوگ خود کو اہل حدیث کے نام سے تعارف کراتے ہیں یہ جناب رسول کی سچی حدیثوں کے بھی منکر ہوئے ہیں اسی لئے قال سے نبی کا قول یہ تو نبی کی ایسی حدیث ہوئی جس کی شہادت قرآن نے دی، تو ان لوگوں نے ایسے قول نبی میں تحریف کر کے اسے قل بنا لیا ہے اور جبکہ آگے آیت (5-21) کی شروع میں کفار کا جواب جناب رسول کے قول کے مقابلہ میں **بل قالوا**۔ بھی ثابت کر رہا ہے کہ آیت (4-21) کا پہلا لفظ قال ہے قل نہیں ہے جو انہوں نے اقوال رسول کو پریشان خواب قرار دیا اور من گھڑت باتیں بھی کہا بلکہ اقوال رسول کو شاعری بھی کہا۔ سو دشمنوں کی بھی یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ سعودی دانشوروں کی بات غلط ہے اس آیت میں لفظ قال ہے، قل نہیں ہے۔

آیت (36-18) لفظ منہا کو منہما بنا کا پسمنظر۔

جناب قارئین! آپنے عالمی سامراج کی طرف سے اب تک کی سعودی حکومت کے قیام کے پسمنظر کو سمجھ لیا ہو گا کہ انہوں نے جو اہل حدیث فرقہ کے نام سے برطانیہ کی سفارش بلکہ حکم سے فوج ظفر موج پالی ہوئی ہے، جن کے سایہ عاطفت میں انگلینڈ کی جھنگل کی حویلی والا خلاف قرآن نصاب تعلیم حکومت سعودی کی قلمرو اور اسکی توسط سے عالم اسلام میں پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے انکی من گھڑت روایات نے ثابت کر دیا ہے کہ انکی اساسی مشن ہی قرآن کو دنیا والوں سے چھیننا اور گم کرنا ہے، جس میں اگر وہ کامیاب نہ ہو سکیں تو اسکو مختلف لہجوں اور متعدد قرائات کے بہانوں سے اسکے مفاہیم میں تفرقہ تشتت ڈالکر لوگوں کے ذہنوں میں اسکے متعلق شکوک و شبہات ڈالنا ہے۔ جن شکوک کی بنیاد پر قرآن کیلئے بھی اناجیل کی طرح سوال کیا جائے کہ کونسا قرآن؟

آیت وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا (36-18) میں آیت کے آخر میں منها منقلبا کی جگہ تحریف کرتے ہوئے منہما بنا دیا ہے۔ جس کا مقصد اسطرح بنتا ہے کہ رب تعالی نے فرمایا کہ دو عدد ساتھیوں میں سے ہم نے ایک کو انگوروں اور کھجور کے دو باغ عطا کئے تھے وہ ان میں سے اپنی پیداوار پر امیر بن گیا اور دولت کے گھمنڈ میں آکر اسنے کہا کہ میری دولت اور کارندوں کا لشکر سب سے بڑا ہے اور یہ میرا ٹھاٹھ ہمیشہ رہیگا۔ مجھے کبھی زوال نہیں آئیگا۔ میرا گمان ہے کہ قیامت بھی نہیں آئیگی۔ اگر بالفرض آ بھی گئی تو اس دنیا سے وہاں بڑھکر دولت پاؤں گا (36 تا32-18) سو سعودی محرفین نے منها کو منہما بنا کر گویا دنیا کے ختم ہونے کا انکار کیا ہے۔ یا اسطرح بھی کہ آخرت کے جہان کے آنے اور اسمیں جزا سزا کا بھی انکار کیا ہے اور آخرت کیلئے یہ بھی کہا ہے کہ وہ آئی بھی سہی تو میں آج کی دنیا والے دونوں باغوں سے وہاں بہتر بدلہ پاؤں گا۔ یعنی تحریف کے ذریعے سے منها کو منہما بنانے سے دنیا جہان کے ختم ہونے اور آخرت کے جہان کے آنے کے انکار کی تلمیح بھی دے گئے۔

اس تذکرہ میں مزید تحریف آیت نمبر (42-18) میں

جناب قارئین! آپ اس سعودی چھاپ دانشوروں کی تحریفات پر غور کرینگے تو معنوی لحاظ سے اسنے گویا کہیں کہیں قرآن سے غلطیاں بھی نکالی ہیں اور اس قرآن دشمن ہیرا پھیریوں کو حدیث پرست مولویوں نے متفرق قرائات کا نام دیا ہوا ہے، انکے ایسے جواب سے جو انہوں نے ایک من گھڑت حدیث کے نام سے مشہور کر رکھا ہے کہ **نزل القرآن علی سبعة احرف** یعنی قرآن سات حرفوں میں نازل کیا گیا ہے۔ اس حدیث کا یہ جملہ کہ سات جدا جدا حروف میں قرآن کا نازل ہونا، ثابت کر رہا ہے کہ قرآن ایک نہیں ہے بلکہ سات ہیں۔ جبکہ قرآن حکیم میں ھذا کے اشارہ سے یہ اسم اشارہ واحد کا ہے اور محسوس مبصر کیلئے ہوتا ہے اس اسم اشارہ سے

چودہ بار قرآن کو ایک قرآن، ایک نسخہ، ایک لہجہ، ایک قرائت والی کتاب کہکر پکارا گیا ہے (6-87) غور کریں کہ چودہ بار قرآن کو ھٰذا کے اسم اشارہ سے مشارالیہ کیا گیا ہے جس سے یہ بات رب تعالیٰ جتلانا اور منوانا چاہتا ہے کہ میری یہ کتاب ایک ہے سات نہیں، دس نہیں، چودہ نہیں، جو لوگ سات قرائات کے نام سے سات حروف میں اسکا نزول کہکر پھر اسے دگنا بنا کر چودہ متفرق ایڈیشنوں میں قرآن شائع کرنے کی بات کر رہے ہیں، تو اللہ نے بھی چودہ بار قرآن حکیم کے متعلق ھٰذا کا اسم اشارہ دیکر گویا نولمٹ ڈاڑھیاں اور پنڈلیوں تک شلوار کے لمیٹڈ پائنچے پہننے والوں کی مشہور کردہ روایات کا رد کیا ہے کہ قرآن ایک ہے سات نہیں چودہ نہیں۔ سو آیت نمبر (42-18) میں جو سعودی محرفین قرآن نے جملہ **واحیط بثمرہ** کو جمع کے صیغہ میں لاکر **واحیط بثُمُرِہ** کر کے لکھا ہے اس اعرابوں والی تحریف اور تبدیل سے گویا کہ ان دانشوروں نے اللہ کی غلطی نکالی ہے، وہ یہ کہ انکی دی ہوئی اعرابوں سے معنی ہوگی کہ اس باغ کے مالک کے جملہ میوہ جات خس وخاشاک ہوگئے۔ جبکہ اللہ نے اس جملہ میں جمع کا صیغہ نہیں لایا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اللہ نے جو جمع کا صیغہ نہیں لایا وہ اسوجہ سے کہ اللہ تو سوقت دیکھ رہا تھا کہ جس باغ کو میرے قانون نے اجاڑا ہے اس میں کچھ درختوں میں اکا دکا میوہ جات تو بچے ہیں جو باغ مثال کے طور پر اگر ایک ہزار من دیتا تھا تو اجڑنے کے بعد اگر اس کے دو چار من میوہ جات بچے ہوں تو اسے قرآن میں آئے ہوئے جملہ **واحیط بِثَمَرِہ** سے تو پڑھا جاسکتا ہے لیکن اسے جمع کے صیغہ میں **واحیط بِثُمُرِہ** نہیں پڑھا جائیگا، سو اللہ پاک نے جمع کا صیغہ اسلئے نہیں استعمال فرمایا جو رب تعالیٰ وہاں موجود تھا اور صورتحال دیکھ بھی رہا تھا۔ جبکہ سعودیوں اور عالمی سامراج کے پروردہ دانشور لوگ وہاں موجود نہیں تھے جو انہوں نے جمع کا صیغہ استعمال کر کے اپنی چھوٹی علمی ناپ اور قدو قامت دکھانی چاہی ہے وہ یہ کہ پیچھے باغ میں کچھ بھی نہ بچا تھا۔

علم صرف کے حوالہ سے صرفی انداز میں تحریف کی مثال

سعودی حکومت کے ریالوں پر پلنے والے برطانیہ کی سفارش پر انکی کامپلیکس کے ممبروں نے تحریف کرتے ہوئے آیت (161-3) میں لفظ یَغُلَّ معلوم کو مجہول کا صیغہ بنا کر یُغَلَّ لکھا ہے اس صیغہ کے معلوم والی صورت میں آیت کے جملہ کی معنی ہے کہ اور کسی نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے، اور جو خیانت کرے اسنے جو کچھ بھی خیانت کی ہوگی قیامت کے دن وہ اسے لائے گا۔ اب اس سعودی ایجنٹ مافیا کے تحریف کردہ صیغہ مجہول کی معنی ہے کہ کسی نبی کی یہ شان نہیں کہ اسکے ساتھ خیانت کی جاسکے۔ یعنی نبی کے ساتھ کوئی بھی شخص خیانت نہیں کر سکتا، اس تحریفی دعوی کی روشنی میں، میں قرآن کے طالب علموں کی توجہ اس مسئلہ میں خود قرآن کے موقف اور نظریہ کی طرف مبذول کرواؤنگا، قرآن فرماتا ہے کہ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ (56-8) یعنی جن لوگوں سے آپ معاہدے کرتے ہیں پھر وہ لوگ ہر بار اپنا معاہدہ توڑتے ہیں انہیں اپنی عہد شکنی کا کوئی خوف نہیں ہوتا۔

مزید دو آیات آگے فرمایا کہ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ (58-8) یعنی اگر آپکو کسی قوم کی عہد شکنی والی خیانت کرنے کا خوف ہو تو ان سے کیا ہوا معاہدہ برابری کے حساب سے (انکے منہ پر) دے مارو۔

قارئین حضرات غور فرمائیں ان آیات میں جناب رسالت مآب سے دشمنوں کے خیانت کرنے کا ذکر موجود ہے پھر یہ سعودیوں کا تنخواہ خور ٹولہ جو قرآن میں تحریف کرتے ہوئے صیغہ معلوم کو بدل کر مجہول بنانے کے بعد یہ معنے نکال رہا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی نبی کے ساتھ خیانت اور فراڈ نہیں کر سکتا، لیکن آپنے سورت انفال میں دیکھا کہ لوگوں نے جناب رسول کے ساتھ خیانت کی ہے اور بدعہدی بھی کی ہے۔ تو بات کھل کر سامنے آگئی کہ یہ سعودی کامپلیکس کی ٹیم کے ممبران ان لوگوں کی طرفدار

ہے جنھوں نے جناب رسول کے ساتھ خیانتیں کی تھیں بد عہدیں کی تھیں جنکی یہ لوگ پردہ داری کر رہے ہیں اسلئے کہ یہ لوگ بھی اپنی تحریفات سے علم نبوی میں خیانتیں کر رہے ہیں سو یہ تو حقیقت ہے کہ چور-چور کا یار ہوتا ہے۔ تحریف کی اس مثال کی روشنی میں ثابت ہوا کہ بقیہ جملہ تحریفات کا پسمنظر بھی دشمنان رسول کی پردہ داری کرنی ہے اور انکی طرفداری کرنی ہے، نیز یہ بھی کہ قرآن میں قرائات کے بہانوں سے یہ لوگ کئی سارے حروف کاٹ رہے ہیں اور بڑھا بھی رہے ہیں اور انکا یہ عمل اللہ کے ساتھ اور نبی علیہ السلام کے ساتھ بھی تو خیانت ہے، اسلئے یہ لوگ نبی کے ساتھ خیانت نہ کرسکنے کی معنی کر کے اصل میں اپنی خیانتوں کو بھی مسلم امت سے چھپانا چاہتے ہیں۔

جناب قارئین! میں اس عالمی سرمایہ داروں کی قرآن دشمن تحریک کی تفاصیل کیا کیا بتاؤں، انہوں نے تو کتاب قرآن حکیم جو مسئلہ معاشیات میں علی الاعلان ذاتی ملکیت کی نفی کرتی ہے (2-219) اسکے خلاف مذہبی کیمپوں سے اپنے لئے مذہبی پیشوائیت کو آئی ایم ایف اور نیٹو کے ممبر ملکوں نے خرید کیا ہوا ہے، جن سے مارکسسٹ نظریہ معیشت والی حکومت سوویت یونین کو ان دستار بند علماء مذہب کی معیت اور سرپرستی میں شکست دی گئی، ان بکاؤ مال علماء اسلام نے جب اپنا دامن بچانے کیلئے کہا تھا کہ ہمنے بجاء امریکہ کی خدمت کے اپنی دینی اور ایمانی جذبہ سے یہ جنگ لڑی تھی تو انکے جواب میں امریکن وزارت خارجہ کی سیکریٹری نے فرمایا کہ آپنے جو بھی ہماری مدد کی ہے اسکا آپنے ہم سے (ڈالروں کی صورت میں) بل وصول کیا ہے جسکا مکمل تفصیل ہمارے پاس موجود ہے اور اب بھی جو شان رسول کی توہین میں گستاخ فلم جسکے اسکرپٹ جزوی طور پر علم حدیث سے ماخوذ ہیں مارکیٹ میں لاکر احتجاج کرائے گئے تو عین ان احتجاجوں کے دوران سعودی حکومت کی طرف سے قرآن حکیم میں

تحریف کردہ نسخہ کو انٹرنیٹ پر لاکرفٹ کر دیا گیا، اور امت مسلمہ توہین رسالت کے غم میں منہمک تھی جسے کسی اور خنجر لگنے کا احساس خبر نہیں کہ کب ہوگا۔

جناب قارئین! سعودی مجمع ملک فہد کامپلیکس کے قرآن دشمن ممبروں نے جو من گھڑت قرائات کے نام سے سورت النساء کی آیت نمبر 11 کے لفظ یوصی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم کو مجہول بنایا ہے یہ کوئی قرائت وغیرہ کا چکر نہیں ہے قرائت صرف بہانہ ہے جبکہ اس تحریف سے اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ نے جو لوگوں پر مرنے سے پہلے اپنے مال کے بٹوارہ کیلئے اقرباء اور والدین کیلئے وصیت کرنی لازم قرار دی ہے چہ جائیکہ قرآن نے فوتی کے ورثاء کیلئے تقسیم مال کے حصص بھی مقرر کئے ہیں اسکے باوجود اللہ کا فرمان ہے کہ ہر شخص میری طرف سے مقرر کردہ حصوں کے دیئے جانے کے باوجود وصیت بھی کرے تو سعودی روایت پرست قرآن دشمنوں نے ایک طرف تو وصیت کے حکم کو احادیث کے حوالوں سے منسوخ مشہور کیا دوسری طرف پھر احادیث کے نام سے قرآن کے بتائے ہوئے مطلق حکم وصیت کو صرف متروکہ مال کے تیسرے حصہ کے اندر محدود وصیت کرنے کا حکم مشہور کیا گیا یہ لوگ اتنے پر بھی قانع نہیں ہوئے، اب دیکھا آپنے کہ قرائت کے نام سے یوصی کے معلوم صیغہ والے حکم کو مجہول بھی بنادیا، جس سے یہ سرمایہ پرست لوگ، لوگوں کو بتارہے ہیں کہ قرآن میں یوصی معلوم کا صیغہ نہیں جو تجھکو وصیت کرنی پڑے یہ تو یوصیٰ مجہول کا صیغہ ہے جسکا فاعل نامعلوم ہوتا ہے اسلئے آپ اپنے مال سے وصیت کرنے سے بری ہیں اور مجہول کا فاعل نہ ہوگا نہ ملیگا، ممکن ہے کہ قارئین حضرات سوچیں کہ ایسی کونسی وصیت ہوسکتی ہے جس کو منسوخ، محدود اور ممنوع قرار دیا جارہا ہے سو ہمنے سنا ہے کہ یورپ کے مالدار لوگ مرتے وقت وصیت کر کے جاتے ہیں کہ میری دولت سے نادار لوگوں کے بچوں کو تعلیم دی جائے، انکو اسکالرشپ دینے کیلئے لوگ وصیتوں کے ذریعے سے ٹرسٹ قائم کرتے ہیں، نیز مفلوک الحال لوگوں کے

علاج کیلئے بھی اپنی رقمیں دینے کی وصیت کو کے جاتے ہیں نیز دیگر فلاحی انقلابی اور تحریکی کاموں میں پیسے خرچ کرنے کی وصیت بھی کر کے جاتے ہیں۔ تو رب تعالیٰ نے فوتی شخص کے ورثاء میں متروکہ مال سے حصص مقرر کر کے دینے کے بعد بھی وصیت کرنے کا حکم دیا ہے جسکو پہلے تو حدیثیں بنانے والوں نے منسوخ بنایا تھا، اب رہی سہی کسر نکالنے کیلئے قرائت کے نام سے تحریف کرنے کا جو کھاتا قرآن نے توریت میں یہودیوں کے بارے میں بتایا تھا(46-4) اب وہ انکے بدلے قرآن میں انکے جانشین سعودیوں نے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ قارئین حضرات قرائات کی آڑ میں تحریفی ہنر پر بھی غور فرماتے جائیں کہ دشمنان قرآن نے جو سات قرائتوں کا چکر چلایا تھا اسکا پسمنظر کیا ہے۔

لفظ لَا یَسَّمَّعُونَ کو لا یَسْمَعُون بنانے کا پسمنظر

محترم قارئین! لفظ لا یِسَّمّعون کو اللہ عزوجل نے باب استفعال میں سے استعمال فرمایا ہے لفظ سمع ثلاثی مجرد عموما فعل لازمی کی معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی اسکی معنی صرف فاعل کے ساتھ اپنے تک محدود ہوتی ہے لیکن اگر اسے باب ثلاثی مزید پر لایا جائیگا تو معنی میں تعدی بھی آجائیگی۔ آیت کریمہ لَا یَسَّمَّعُونَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۔ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (9-8-37) یعنی ان پنڈت پروہت لوگوں کی ملاءاعلی تک رسائی نہیں ہے جو وہ وہاں کی باتیں سنکر لوگوں پر اپنی بزرگی جھاڑ سکیں انکو اوپر جانے پر ہر طرف سے دھکا پڑتی ہے انکے لئے عذاب اسکے علاوہ بھی ہے۔ یہاں اس آیت کریمہ میں لفظ سمع ثلاثی مجرد کو ثلاثی مزید کے وزن پر لاکر اسکی معنی لازمی سے متعدی بنائی گئی ہے یعنی اکیلے خود سے آگے یہ فعل دوسرے آدمی تک بھی پہنچے سو یہ لفظ باب ثلاثی مزید کے باب استفعال پر آنے کے بعد معنی دیتا ہے کہ پیر پنڈت لوگ ملاءعلی کی باتیں سنکر مریدوں کو سنائیں، وغیرہ سو اللہ نے انکے بارے میں یہ فرمایا کہ ان میں اتنا دم نہیں جو یہ لوگ ملاءاعلیٰ کی باتوں تک رسائی کر کے کچھ سن سکیں۔ تو سعودی تحریف بازوں کے

کامپلیکس والے جھنگل کی حویلیوں والے ممبروں نے شاید خانقاہی دنیا کے کاروباری لوگوں کی وکالت اور حفاظت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ یہ ایسے دندھوں والے نہیں ہیں اسلئے انکے بارے میں شکایت والے لفظ لَا یَسَّمَّعُونَ کو انہوں نے قرائت کے کور میں چھپا کر ثلاثی مجرد کے صیغہ میں استعمال کیا، یعنی لا یسْمَعُون یعنی خانقاہی کاروبار کرنے والے بہت ہی لائق اور اچھے لوگ ہیں اصلی اور خالص قرآن انکے بارے میں خواہ مخواہ شکایت کر رہا ہے، سو آئندہ لوگوں کو چاہیئے کہ اس شکایت والے باب استفعال پر پڑھے جانے والے لفظ کے بجاء انکی قرائت والے کور میں انہیں ثلاثی مجرد والے باب اور صیغہ میں پڑھا جائے۔

جناب قارئین! غور فرماتے جائیں علم قرائات کے رنگ!!!

ہوئے مر کے تم جو رسوا کیوں نہ ہوئے غرق دریا
نہ کہیں جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا۔

جناب قارئین! انکی ان قرائات کے کرشموں کا کیا کہنا جو آیت کریمہ (8-37) میں اس لفظ کو سعودیوں کی قرائت پر لانے سے خانقاہی دنیا کیلئے اسلامی دنیا میں پیری مریدی کی بزنس کی پرمٹیں ملنے کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

قدم قدم پر قرائت کے نام سے فراڈ

علم قرائت سے تھوڑی سی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جانتے ہونگے کہ اسکا کل مطلب حروف ہجاء کو اپنی اصل مخرج سے ادا کرنا ہے جس سے ھ اور ح میں فرق سمجھا جائے۔ س-ث اور ص میں ادائگی کے وقت فرق سمجھا جائے حروف ء۔ الف اور عین کے پڑھتے وقت انکی ادائگی میں تمیز کی جاسکے نیز حروف ک اور قاف میں ادائیگی کے وقت فرق سمجھا جائے۔ اور حرف زا- اور ض- اور ذ- کی ادائگی میں فرق سمجھا جائے سو اہل فارس کی کسروی سایوں میں تحریف قرآن کیلئے قائم کردہ امامی القاب سے علوم ایجاد کرنے والوں نے جہاں اپنا علم روایات ایجاد کیا، علم فقہ ایجاد کیا

اور اپنا علم اللغہ ایجاد کیا، علم ادب اور علم منطق ایجاد کیا، وہاں قرائت کے نام سے بھی ایک علم ایجاد کیا۔ جناب قارئین! ایسے علوم ایجاد کرنے والوں کی اندر کی پلیتی اور بدباطنی کے تھوڑی سے مثالیں میری کتاب "امامی علوم اور قرآن" میں ملینگی جو سوا دو سو صفحات سے زائد صفحوں پر مشتمل ہے اور اب ختم ہو چکی ہے۔(اسے ہر صاحب ذوق شخص چھپوا سکتا ہے) میں یہاں یہ علوم ایجاد کرنے والوں کی قرآن کے بارے میں انکی بدباطنی کی جو بات سمجھانا چاہتا ہوں اسپر غور فرمائیں! انہوں نے اس علم کا نام تو علم قرائت رکھا ہے لیکن اسکے ثبوت کیلئے جو من گھڑت حدیث جناب رسول علیہ السلام کے نام سے انہوں نے امامی ٹکسال سے جاری کی ہے اسکے الفاظ یہ ہیں کہ **"نزل القرآن علی سبعة احرف"** یعنی قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔ اب کوئی بتائے کہ کس سے انصاف مانگا جائے جو قرائت کا علم تو حروف کی انکے اصل مخارج سے ادائگی کے طور طریقوں کی پہچان والا علم ہے سو اسکے لئے بالفرض اگر حدیث کو درست قبول کیا جائے تو اس حدیث کے الفاظ تو اسطرح درست لگتے ہیں کہ **"نزل القرآن علی سبع قرائات"** اصل میں تو یہ عبارت بھی خلاف قرآن ہے (6-19) (6-87) لیکن ہم نے بات بالفرض کے طور پر کہی ہے۔ یعنی قرآن سات قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے، لیکن اندر کے پلیت قرآن دشمن وہابیوں نے حدیث بنائی کہ قرآن سات قرائات کے بجاء سات حرفوں میں نازل کیا گیا ہے۔ اس سے تو یہ پکا ثبوت مل گیا کہ یہ لوگ ایسی حدیث بنانے کے سن اور سال سے لیکر اپنے اندر میں قرآن کے قریب المخارج حروف کی ادائگی کی تمیز اور فرق سمجھانے والا علم ایجاد کرنے کے بجاء اپنے اسلاف یہودیوں کی طرح يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ (46-4) حروف اور کلمات تک کو بگاڑ دینگے۔ والی نیت رکھتے ہوئے انہوں نے مذکورہ بالا حدیث بنائی ہے۔

جناب قارئین! میری اس دعوی کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں (پھر میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں(اہل حدیث اور امامی علوم کے فرقوں والے لوگوں کو قرآن حکیم کی آیت کریمہ اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (3-7) کے اوپر ان لوگوں کو بہت ہی شدید غصہ ہے، اسلئے کہ اس میں حکم دیا گیا ہے کہ آپکی طرف نازل کردہ علم (قرآن) کی تابعداری کرو! اسکے سوا کسی بھی اور علم کو دوست اور خیر خواہ سمجھتے ہوئے اسکی تابعداری نہ کرو۔ تم لوگ بہت ہی کم اس نصیحت کو مانتے ہو۔ جناب قارئین! اس آیت کریمہ میں صیغہ تذکرون جمع مذکر مخاطب فعل مضارع معلوم کا استعمال کیا گیا ہے، جسکی معنی ہے کہ اللہ عزوجل مؤمنوں کو مخاطب بناکر انکی شکایت کررہا ہے کہ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت اور حق سچ کو قبول کرنے اور ماننے والے ہو۔ سو قرائت کے نام سے محرفین قرآن نے اس میں یہ ترمیم اور تحریف کی کہ **تذکرون** کے بجاء اس لفظ کو **یتذکرون** کر ڈالا، اس صنعت میں دو عدد خیانتیں ہوئیں ایک تو صیغہ مخاطب کے بجاء غائب کا ہو گیا جسکا مطلب کہ مؤمن لوگ کھٹکانہ کریں اللہ پاک انکی یہ شکایت نہیں کر رہا۔ دوسری خیانت یہ کی گئی کہ جمع مذکر مخاطب کو جب جمع مذکر غائب بنایا گیا تو ساتھ میں حرف "یا" کا اضافہ کرنا پڑا۔ جس سے قرآنی لفظ میں انہیں گویا کہ قرائت کی آڑ میں ترمیم بھی کرنی پڑی، جسکے لئے انکے نظریاتی باپ دادوں نے یہ سبعتہ احرف والی حدیث بھی بنائی تھی۔

محترم قارئین! شریف مکہ کو خلافت ترکیہ کے زوال کے بعد اسے انگریزوں نے پورے عرب ممالک کا اسکی غداری کے صلہ میں بادشاہ بنانے کا وعدہ کیا تھا، لیکن فری میسن والوں کی ایکسرے مشین کی رپورٹ کے مطابق دنیا سے قرآن کو ختم کرنے کا کام شریف جیسے لیڈر کے بس کا روگ نہیں تھا پھر یہودیوں اور برٹش ملی بھگت کے الٹرا ساؤنڈ کی مشینوں نے اس کام کیلئے سعودی خاندان کو اسکا اہل قرار دیکر ملک حجاز کو

مملکۃ سعودیہ بنادیا۔ پھر انہیں ہندستان میں شاہ اسماعیل شہید کی انگریزوں کے خلاف بغاوت والی تحریک کو ناکام بنانے والی سی آئی ڈی ٹیم جن کو شاہ شہید کی شہادت کے بعد بجاء واپس سی آئی ڈی محکمہ میں آنے کے اہل حدیث فرقہ کے نام سے شاہ اسماعیل کی باقیات کے تعارف سے شاہ کو ختم کرنے کے بعد دنیا سے قرآن کو ختم کرنے کی ڈیوٹی لگائی تھی، اسے رہنمائی کے لئے آل سعود کے حوالے کردیا۔ آل سعود کی باقیات نے یہ کام مجمع ملک فہد کے نام سے شروع تو کیا لیکن اسکی رفتار نیٹو برادری اور برٹش والوں کو کچھ سست محسوس ہوئی تو انہوں نے جب مصر اور لبیا کے فرماں روائوں کو تبدیل کیا تو سعودیوں کو بھی سردی لگ گئی کہ اب تو شاید انکی باری آرہی ہے۔ پھر انہوں نے یہ تیز رفتاری دکھائی ہے جو اب ملاوٹ والا قرآن بزریعہ انٹرنیٹ گھر گھر میں پہنچ گیا ہے جس کی ایڈریس (www. Islamweb.net) ہے۔

قرآن میں قرائت کے نام سے تحریف

قرآن حکیم کے حکم سے قرائت کی صنف امالہ اور اشمام پر بندش۔

محترم قارئین! فن قرائت صرف اور صرف اپنی اپنی مخرجوں سے حروف کی شستہ ادائگی کا نام ہے جو پڑھنے والا کاف اور ق، قاف کو اپنی اپنی مخرجوں سے ادائگی کے ساتھ پڑھے ایسے نہ ہو کہ پڑھنے والا ایک قریب المخرج حرف کو دوسرے حرف کی جگہ ادا کرے جن کے دوسرے مثال۔ س۔ث۔ ص ہیں اور ۔ز۔ذ۔ض۔ ہیں اور ۔ھ۔ح ہیں علوم قرآن میں سے جو علم قرائت مشہور کیا ہوا ہے یہ اصل میں قرآن دشمن مافیا جو کہ شروع اسلام سے ایک صدی یا سوا صدی تک زیر زمین کام کرتی رہی پھر جب عباسی خلافت آل رسول کے نعرے سے حکمران بنی تو ان کے دور اقتدار میں امامی علوم کو بجائے زیر زمین کے اوپن گراؤنڈ پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

قرائت کے نام سے اسکی اصطلاح "امالہ اور اشمام" پر قرآن کی بندش

جناب رسول علیہ السلام کے زمانے میں بھی قرآن دشمن اور رسول دشمن لوگوں سے قرائت کے بہانے جناب رسول کی توہین کرنے کا احتمال تھا جسکا ذکر خود قرآن حکیم میں بھی موجود ہے کہ وہ لوگ جناب رسول اللہ کو لفظ راعنا سے فن قرائت کی امالہ اور اشمام والی شیطان گیری سے راعینا کہکر پکار سکتے ہیں اس لئے اللہ نے اس کی جڑ کو ختم کرنے کے لئے لفظ راعنا کو امالہ کے ساتھ راعینا کہکر استعمال کرنے پر قرآن میں بندش ڈال دی پھر جس "امالہ" اور "اشمام" کو شروع اسلام کے اہل کتاب یہودیوں نے جناب رسول اللہ کے توہین کے لئے استعمال کرنا چاہا تھا پھر ان پر اللہ نے بذریعہ قرآن بندش ڈال دی (2-104) لیکن عباسی دور کے بعد پھر مسلم نما یہودیوں نے فن قرائت کو حروف کی مخارج کے دائرہ سے آگے بڑھا کر اس میں حرفی امالہ اور اشمام جیسی ملاوٹ کو انہوں نے جمع کتابی کے نام سے مشہور کیا ہے اور اسے جاری بنادیا ہے

مسلمانو! اٹھو کعبہ کو آزاد کرائیں-وحدہ لاشریک قرآن کو حکمران بنائیں۔
نظریہ لیس کمثل القرآن کو مولویوں سے منوائیں